یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

نمبر ۲۵ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے " للعہ

عام خریداران سے " ے

" ششماہی عہ

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس

" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر مورخہ ۱۸ شعبان ۱۳۳۳ھ مطابق ۲ جولائی ۱۹۱۵ء بروز جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

جبل پور میں مباحثہ (مسافر کا افترا) - - - ۱
قادیانی مشن (نبوت کا مسئلہ) - - - - ۳
مذاکرہ علمیہ - - - - - - - - ۴
درایت تفسیر - - - - - - - - ۵
سفر بنجون - - - - - - - - ۵
انجمن اہلحدیث مراد آباد کا حساب - - - - ۷
عورتوں کے سوراخی زیورات - - - - - ۸
نظم - - - - - - - - - ۹
اہلحدیث کانفرنس کی خدمات اور صلات - - - ۱۰
انجمن طلباء مدرسہ احمدیہ آرہ - - - - ۱۱
فتاوے - - - - - - - - ۱۲
متفرقات - - - - - - - - ۱۳
انتخاب الاخبار - - - - - - ۱۴
اشتہارات - - - - - - - - ۱۵
- - - - - - - - - - ۱۶

جبلپور میں مباحثہ

اور

مسافر کا افترا

نمبر ۲

گزشتہ پرچہ میں جبلپور کے مباحثہ کے متعلق مسافر کے کذب اور افترا کا نمبر اول مختصر لکھا گیا۔ آج نمبر دوم لکھا جاتا ہے:۔

آہ! ہم بار بار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ آریہ سماج نے اپنی کمزوری کو کس طرح محسوس کر کے تحریر سے انکار کر دیا۔ اگر ساری گفتگو تحریری ہوئی ہوتی تو آج دیکھتے کہ آریہ سماج اور آریہ سماج کے مناظر کے دنوں تک خاموش رہتے۔ مگر چونکہ ان کو دیوریہ اور نگینہ کا تلخ تجربہ ہو چکا تھا اس لئے اُنہوں نے گویا قسم کھالی کہ ہم تحریر تو نہ کرینگے۔

آج ہم اُس افترا کا جواب دیتے ہیں جس کا جواب عین جلسہ میں بھی دے چکے تھے۔ مگر افسوس مسافر کے ذہن میں کوئی انصاف کی بات نہیں جچتی۔ وہ افترا کیا ہے مسافر لکھتا ہے اور اُسی کے حمایتی اُس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے باوجود اہلحدیث ہونیکے حدیثوں سے انکار کر دیا۔ افسوس ہے ایسی کذب بیانی پر مذہبی لیڈر ہو کر ایسی غلط بیانی کریں تو کس قدر شرم ہے حالانکہ جب آریہ مناظر نے جلسہ میں یہ کہا تو میں نے اُسی وقت جواب دیا کہ تصفیہ شرائط کی مجلس میں میں نہ تھا۔ نہ میری رائے سے شرائط کا تصفیہ ہوا۔ کچھ تو ہمارے آنے سے پہلے ہی ہو چکا تھا کچھ آنے پر ہوا۔ مگر میں اُس مجلس میں نہ تھا۔ ہاں مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی مع ایک دو اور صاحب کے ممبر بنا کر تصفیہ شرائط کے لئے بھیجے گئے تھے۔ مولوی صاحب موصوف کا رقعہ میرے پاس آیا کہ ہمنے قرآن مجید کے ساتھ

AsliAhleSunnet.com

صحیح بخاری لکھی ہے مگر آریہ صحیح مسلم پر بھی زور دیتے ہیں آپ کی کیا رائے ہے میں نے صاف لکھا کہ "مان[1] کو" مگر وہاں چونکہ آریوں نے اپنے رشی اور بقول آریہ اجیا بھگوان دیانند کی تصنیفات (یا پچویں وید "ستیارتھ" اور چھٹے وید "بھومکا" وغیرہ) کو اپنی فہرست کتب میں داخل نہ کیا تو مسلمانوں نے بھی تعامل کے طور پر صرف قرآن مجید پر بحث کو منحصر رکھا۔ اس میں نہ میری شرکت نہ میرا قصور بلکہ قصور ہے تو آریہ ممبروں کا جنہوں نے اپنے سوامی کی کتابیں چھوڑ کر مسلمانوں کو حدیثیں چھوڑنے پر مجبور کیا۔

سماجی اخباروں کے اڈیٹرو! اور سماج کے ممبرو! اپنے مناظروں سے دریافت کر سکتے ہو کہ سوامی کی مصنفہ کتابوں میں کیا خرابی تھی جو تم نے اُن کو داخل فہرست نہ کیا؟

بے خودی بے سبب نہیں غالبؔ
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ہاں حدیثوں کے متعلق میں نے جلسہ میں یہ جواب بھی دیا تھا کہ یہ تو بالکل صحیح ہے کہ شرائط میری منظوری سے طے نہیں ہوئیں بلکہ میرے ہاتھ میں شرائط نامہ دیا گیا کہ اس کی پیروی کرنا۔ مگر جن لوگوں نے احادیث کو زیر بحث نہیں رکھا اُن کی وجہ (ایک تو وہ گزری ہے کہ آریوں نے چونکہ دیانندی کتابیں نہیں لکھی تھیں۔ اس لئے مسلمانوں نے بھی احادیث کو نہ لیا ہوگا) یہ بھی ہو سکتی ہے کہ چونکہ یہ جلسہ سارے مسلمانوں کا ہے۔ اور سب مسلمانوں کی مشترکہ کتاب صرف قرآن شریف ہے چنانچہ سوامی دیانند بھی ستیارتھ کے باب ۱۴ کے شروع ہی میں لکھتے ہیں۔ چونکہ حدیثوں کی کسی کتاب پر سب مسلمانوں کا اتفاق نہیں صرف قرآن مجید پر اتفاق ہے اس لئے زیر بحث صرف قرآن ہی رکھا گیا۔

مگر آریہ سماج کو کیا ہوا کہ اُس نے سوامی دیانند کی تحریر سے اتنا پرہیز کیا جس کی مثال سنکر ناظرین سخت حیرت میں ہو جاوینگے ذیہ ہے دوسرے روز زیر بحث مسئلہ تھا کہ عالمگیر مذہب کون ہے۔ میں نے تقریر کی کہ عالمگیر مذہب کے معنے یہ ہیں کہ اس میں قابلیت اور خواہش ہو کہ سب لوگ اُسے مانیں بلکہ عمل بھی کریں۔

تو کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہو!

یہ بات اسلام میں ہے آریہ دھرم میں نہیں کیونکہ اسلام کے ماننے سے کوئی خرابی نہیں آتی۔ آریہ دھرم میں سخت خرابی پیدا ہوتی ہے۔

آریہ دھرم کہتا ہے کہ حیوانات گناہوں کی سزا ہیں۔ پس جب سب لوگ مذہب کے پابند ہونگے تو گناہ نہ ہونے سے یہ حیوانات بھی نہ ہونگے۔ لہذا ایک وقت آئیگا کہ انسانوں کو گائے۔ بھینس۔ بکری وغیرہ حیوانات نہ ملینگے جس سے نظام عالم درہم برہم ہو جائیگا۔ ایسا بڑا موٹا مسئلہ (تناسخ) آریہ دھرم کو جس پر ناز اور امتیاز ہے مگر آریہ مناظروں کی طرف سے جواب ملا کہ اس کا ثبوت ویدوں سے دکھاؤ کہ آتما گناہوں کے بدلے میں حیوان بنتا ہے۔ پبلک حیران تھی کہ ایسے ایک امتیازی مسئلہ (تناسخ) کا ثبوت پوچھکر وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ اس کے جواب میں میں نے اتھروید کا منتر سوامی دیانند کی کتاب (بھومکا) کا دکھایا آریوں نے اس کو قبول کرنے سے بدیں وجہ انکار کیا کہ یہ کتاب سوامی دیانند کی تصنیف ہے۔ چنانچہ پادری صاحب پریزیڈنٹ کو اُنہوں نے اپنی طرف مائل کر لیا اُنہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ یہ حوالہ پیش نہیں کر سکتے کیونکہ یہ کتاب وید نہیں بلکہ سوامی دیانند کی تصنیف ہے۔ جب میں نے پادری صاحب کو سمجھایا کہ یہ حوالہ وید کا ہے جیسا کوئی مصنف بائبل کی کوئی آیت اپنی کتاب میں لکھے گو وہ اُس کتاب میں ہے تاہم بائبل کی آیت ہے اُس کو وہاں سے نقل کر کے بحوالہ بائبل ہم پیش کر سکتے ہیں۔ بڑی مشکل سے پادری صاحب کو آریوں کے دھوکے کی سمجھ آئی تو اُنہوں نے فیصلہ کیا کہ یہ حوالہ صحیح ہے آپ پیش کر سکتے ہیں۔

چیلنج مسافر کو ہم نوٹس دیتے ہیں کہ ہماری ہر ایک بات خصوصاً اس واقعہ کی تردید کر سکتا ہے تو کرے مگر نہ صرف اپنی عادت سے بلکہ واقعات صحیحہ سے۔

کیا مزے کی بات جو مسافر لکھتا ہے:۔

پنڈت جی کی پیش کردہ آیت استوی علی العرش کے معنوں پر بحث ہو پڑی اس بحث میں مولوی صاحب کو سخت نیچا دیکھنا پڑا (۱۱ جون صفحہ ۲ کالم ۱)

جو لوگ تعصب سے آنکھوں اور کانوں کو بند کر چکے ہیں وہ کاہے کو پوچھیں گے۔ مگر ایک غیر جانبدار تعصب کے مہلک مرض سے پاک آدمی پوچھ سکتا ہے کہ آخر مولوی صاحب نے کہا کیا اُن کے جواب کے اصلی الفاظ کیا تھے۔ تم نے وہ الفاظ کیوں نہیں لکھے۔ یونہی کیسے کہدیا کہ نیچا دیکھنا پڑا **ہاں** ناظرین! جس بات کو کئی ایک دفعہ ہم رو چکے ہیں وہ واقعی رونے ہی کی بات ہے کہ آریوں نے تحریر سے انکار کر کے اپنی کمزوری کو خوب چھپا لیا افسوس اگر تحریر ہوتی تو اُن کو یہ کہنے کا حوصلہ نہ ہوتا کہ ہمارے مخاطب نے نیچا دیکھا۔ کیونکہ نیچا اونچا اُن الفاظ سے ظاہر ہو جاتا جو قلمبند ہوئے ہوتے۔ سُنئے ہم بتلاتے ہیں کہ ان مسائل میں آریہ سماج نے ایسا نیچا دیکھا کہ وہ اسفل السافلین تک پہنچ گئی کیونکہ میں نے بحوالہ قدیم تفاسیر بیضاوی تفسیر کبیر حاشی بیضاوی وغیرہ کے بتلایا تھا کہ ان آیات سے خدا کا مجسم ہونا ثابت نہیں ہوتا اُس کے معنے حکومت کے ہیں۔ اُس بیان اور حوالہ پر پنڈت صاحب ایک حرف نہیں بولے۔ یہ ہے اصلی واقعہ جس کو مسافر جیسے راست باز کا چھپا لینا تعجب کی بات نہیں۔

پھر لکھتا ہے کہ مولوی صاحب نے بوجہ نہ جاننے آریہ اصولوں کے ہم پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ کیا کہنے ہیں؟ مضمون "توحید فی الصفات" اور "قدامت روح و مادہ" میں میں نے خدا کی صفات کاملہ کے متعلق سورہ حشر کے اخیر کی آیتیں پڑھیں اور بتلایا کہ اسلام کہتا ہے خدا کی صفات میں کوئی شریک نہیں مگر آریہ سماج کہتی ہے کہ مادہ اور روح یہ سب خدا کی صفت قدامت میں شریک ہیں پھر اُس کو مفصل بیان کیا۔

چونکہ میری عادت بیہودہ بدگوئی کی نہیں بلکہ مضمون کے اندر اندر سوال کیا کرتا ہوں تاکہ اہل علم اور اہل دانش کے نزدیک بات کمزور نہ ہو۔ مگر چونکہ مسافر کے اُستاد اول کی عادت ہے کہ تعلق ہو یا نہ ہو سوال در سوال کرتے جاویں اس لئے وہ ایسے ہی سوالوں کو سوال کہتے ہیں جو اُن کی طرح وضع کا ہو۔

عجیب بات شرطوں میں ایک شرط تھی کہ ہر جلسہ مجیب کی تقریر پر ختم ہوا کریگا۔ مجیب کے معنے سب جانتے ہیں جواب دینے والا ہے پہلے روز ہماری طرف سے اول تقریر تھی آریوں کی طرف سے اعتراض تھے۔ اس لحاظ سے صاف

[1] میں اس واقعہ کی تصدیق کرتا ہوں (محمد ابو القاسم بنارسی) مولوی صاحب موصوف کا ایک مضمون آئندہ پرچے میں نکلیگا انشاء اللہ (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

بات تھی کہ مجیب مسلمان تھے اور آخری تقریر انہیں کی تھی مگر آریہ اور انصاف؟ آریہ پارٹی نے پریزیڈنٹ کو دھوکہ دیا کہ آخری تقریر ہماری ہوگی تاکہ دونوں کی تقریریں برابر ہوں۔ چنانچہ پادری صاحب نے کہدیا کہ آخری تقریر آریوں کی ہوگی۔ میں نے کہا آخری تقریر مجیب کی ہے اور مجیب میں ہوں۔ مجیب کو ہندی میں "اتر داتا" کہتے ہیں۔ میں نے ہندو پبلک کی طرف رُخ کر کے کہا کہ "اتر داتا" کسکو کہتے ہیں۔ مگر پریزیڈنٹ کو یہ بات ذہن میں نہ آئی اس لئے اُس نے وہی فیصلہ کیا جو آریوں نے اُس کے کان میں ڈالا تھا۔

یہی واقع صاحب ڈپٹی کمشنر جبل پور کے کانوں میں پہنچایا گیا کہ مسلمانوں نے پریزیڈنٹ کا حکم نہیں مانا اور پبلک سے اپیل کیا۔ صاحب موصوف نے فریقین کو بُلایا جہاں اور باتیں کیں یہ بھی کہا کہ پریزیڈنٹ کا حکم کیوں نہیں مانا گیا۔ میں نے کہا حکم مانا گیا مگر حکم سے پہلے عذرات کئے تھے جو منظور نہیں ہوئے حکم کے خلاف نہیں کیا۔ صاحب نے کہا اچھا آپ اقرار کریں کہ پریزیڈنٹ کا حکم مانینگے میں نے کہا پریزیڈنٹ کا حکم ماننے کا تو ہمارا مذہب حکم دیتا ہے پھر کیوں نہ مانیں گے بیشک مانینگے۔

اس معمولی واقع کو آریہ اخبار والوں نے وہ رنگ چڑھایا کہ توبہ ہی بھلی۔ مگر یہ نہ لکھا کہ اُن کو کیا کہا۔ مضامین جب مقرر ہونے لگے تو میں نے کہا ایک مضمون ہمارا ایک اُنکا ایک مشترک رکھا جائے چنانچہ وہی صاحب نے منظور کیا آریوں نے چوں چرا کیا تو صاحب نے صاف کہا ہم تمہاری رائے پر کام نہیں کرتے! ہم اپنی رائے سے کرتے ہیں! اسی طرح ہر بات پر کورا جواب دیا۔

مگر ہم ان باتوں کا ذکر کرنا اوچھاپن جانتے ہیں۔ ہم مذہبی آدمیوں کو ان باتوں سے کیا؟ حاکم وقت اپنی مصلحت جس طرح جانتے ہیں کرتے ہیں اس سے نہ اسلام پر اعتراض ہو سکتا ہے نہ آریہ دھرم پر۔ ہمیں تو وہ بات کہنی چاہئے جس سے ہمارے مذہب کو قوت اور غیر کو ضعف ہو اس قسم کی باتوں میں کیا رکھا ہے۔ مگر جو لوگ مذہبی قوت ضعف کے واسطے نہ لکھیں بلکہ بات سے بات نکالنا اُن کا طریق ہو وہ جو چاہیں کہیں اُن کا کیا گلہ؟

سخت کذب بیانی | یوں تو مسافر کی ہر ایک ادا نرالی ہے مگر ایک واقع صریح اور سفید نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ لکھکر اپنے ناظرین کا ناحق خون کر دیا۔ مسافر لکھتا ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر نے اصل جھگڑے کا فیصلہ ہمارے حق میں کر دیا اور آخری دن کی آخری تقریر کرنے کا حق آریہ سماج کو عطا فرمایا۔ **تُف** اے کذب تُف! صاحب ڈپٹی کمشنر کے ہاں اس بات کا ذکر بھی نہیں ہوا۔ ہاں اس بات کا ذکر ہوا تھا کہ مباحثہ تحریری ہو آریہ چونکہ منکر تھے نیز یہ سوال اندرون مباحثہ کے متعلق تھا۔ اس لئے صاحب موصوف نے کہا یہ پریزیڈنٹ کا کام ہے۔ ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہتے۔ بھلا اُن کو کیا غرض پڑی تھی کہ وہ آخری تقریر آریوں کو دیتے۔

اچھا میں پوچھتا ہوں کہ اگر صاحب ڈپٹی کمشنر نے آخری تقریر آریوں کے دینے میں انصاف کیا تو کیوں پہلے روز تم لوگوں نے مسلمانوں کو آخری تقریر کا موقع نہ لینے دیا حالانکہ جو حیثیت آخری روز آریوں کی تھی وہی پہلے روز مسلمانوں کی تھی۔ جس طرح آخری روز آریوں نے تناسخ پر تقریر شروع کی تھی اسی طرح پہلے روز مسلمانوں نے صفات خداوندی پر کی تھی۔ پھر کیا یہ انصاف نہیں تھا کہ جس طرح آخری روز تم لوگوں نے آخری وقت لیا۔ اسی قاعدہ سے پہلے روز آخری تقریر کا وقت مسلمانوں کو دیا جاتا۔ مگر یہ تو وہ کرے جس کو انصاف سے کچھ مطلب بھی ہو۔

اصل بات | یہ تھی کہ مسلمان آریوں کے لیکچروں سے زخمی ہو رہے تھے اُن کا منشا تھا کہ جس طرح بھی ہو مباحثہ ہو تاکہ ہم اپنے زخموں کا بدلہ لیں۔ اس لئے وہ بیچارے آریوں کے ہر طرح کے ناز اُٹھاتے تھے اور زبان حال سے کہتے تھے ؎

اب تو اُٹھنے کے نہیں در سے ترے یار کبھی
ایک مطلب کے لئے باندھ کے اڑ بیٹھ گئے

(باقی باقی)

حدوث وید۔ قدامت وید کا ابطال وید سے قیمت ۱؍

مناظرہ نگینہ۔ مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں کے ساتھ ہوا تھا قیمت ۴؍ (مینیجر)

قادیانی مشن

(نبوت کا مسئلہ)

قادیانی خلیفہ نے کسی رئیس کو تبلیغی خط لکھا تو اُسکی طرف سے سوال آیا کہ مرزا صاحب نبی تھے؟ اس سوال کا جواب قادیان سے جو دیا گیا وہ اُن کے رسالہ ریویو میں چھپا ہے۔

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ اکثر لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لاوینگے اور نبی ہونگے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے نبی ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ مرزا صاحب چونکہ مسیح موعود ہیں لہذا نبی ہیں۔ چنانچہ اصل الفاظ اُن کے یہ ہیں:۔

غرض اس بات میں ہم اور دیگر فرق اسلام بالکل متفق ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی نے ضرور آنا ہے لیکن وہ تو یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ایسا نبی آئیگا جو براہ راست انعام نبوت پانے والا ہوگا۔ اور اُس نے کل کمالات بلا آپ کی اتباع کے حاصل کئے ہونگے۔ لیکن ہم اس عقیدہ کو گناہ سمجھتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دنیا کے پردہ پر کوئی ایسا نبی ظاہر نہیں ہو سکتا جس نے سب کچھ آپ ہی کے طفیل سے نہ پایا ہو بلکہ براہ راست۔ کیونکہ اس طرح علاوہ ختم نبوت کے باطل ہونے کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کا ممنون احسان بھی قرار دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے خراب ہونے پر وہ اُس کی اصلاح کریگا اور اس طرح آپ پر احسان کریگا۔ لیکن اُسپر آپ کا کوئی احسان نہ ہوگا۔ لیکن اگر کوئی ایسا شخص نبوت کا درجہ پائے جس نے سب کمالات آپ ہی کی اتباع میں حاصل کئے ہوں اور اُسے اُمت محمدیہ کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا جائے تو پھر وہ نقص پیدا نہیں ہوتا

AsliAhleSunnet.com

جو پہلی صورت میں ہے کیونکہ وہ جو اصلاح کریگا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی اصلاح ہوگی اور اس کا کام آپ ہی کا کام ہے کیونکہ وہ آپ کا غیر نہ ہوگا بلکہ آپ ہی سے ہوگا۔ اور غیرت تو وہیں ہوتی ہے جہاں غیریت ہو جہاں غیریت نہ ہو وہاں غیرت بھی پیدا نہیں ہوتی۔ (ریویو ۴ صفحہ ۳)

اہلحدیث :۔ کس قدر دھوکہ ہے۔

عرصہ ہوا مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حضرت عیسےٰ کی حیات کا مسئلہ لکھا تھا (جلد چہارم صفحہ ۴۹۹) مباحثہ موضع مُد ضلع امرتسر میں میں نے وہ مقام مرزائی مناظروں کے سامنے پیش کیا تو مرزا صاحب نے اس کا جواب رسالہ "اعجاز احمدی" میں لکھا کہ براہین احمدیہ میں جو میں نے حیات مسیح کا اقرار کیا تھا وہ عام رسمی عقیدہ تھا جس کو مان لینا میری سادگی تھی (بالفاظ دیگر بیعقلی صفحہ ۶) وہاں تو مسلمانوں کے رسمی عقیدہ کو ماننا سادگی ہوا مگر نبوت کے مسئلہ میں عام مسلمانوں کے اعتقاد پر بنا کی جاتی ہے (بہت خوب)

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں کہ آں حضرت صلعم کے بعد کوئی شخص نبی ہوکر آئیگا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی ہوکر نہیں آئینگے۔ بلکہ اُن کی نبوت سابقہ ہوگی اور وہ باوصف نبوت کے احکام میں اسلامی احکام کی پابندی میں اُمتی بنکر تشریف لاویں گے اُن کی نبوت جدید نہ ہوگی۔ نہ اسلامی احکام پر اُن کا کوئی اثر ہوگا۔ صفت ایمان میں جو یہ لفظ ہے اٰمنت باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ حضرت عیسےٰ اس لفظ (رسلہ) میں جیسے اب داخل ہیں اُس وقت بھی ایسے ہی ہونگے۔ کسی قسم کی جدت اس میں نہ آئیگی۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت بڑی عزت ہے کہ حضرت عیسےٰ جیسے اولوالعزم رسول بھی آپ کی خدمت پر مامور کئے جاتے ہیں۔ اسی معنے کی شہادت وہ حدیث دیتی ہے جو صحیح مسلم میں ہے[۱] کہ حضرت عیسےٰ جب اُتریں گے تو اُس وقت کا امیر اُن کو کہیگا کہ آپ نماز پڑھادیں تو حضرت عیسےٰ فرماویں گے لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللّٰہ ھٰذہ الامۃ میں نہیں پڑھاتا تم ہی ایک دوسرے کے امام ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کی یہہ عزت افزائی ہے۔ اس روایت سے صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح باوجود رسول ہونے کے ایک اُمتی کی حیثیت میں تشریف لاوینگے۔ اور یہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کمال عزت ہے۔

لطیفہ عرصہ ہوا مرزا صاحب کی زندگی میں میں نے مولوی حکیم نورالدین صاحب کو ایک خط لکھا تھا کہ حدیث شریف میں آیا ہے جب حضرت عیسےٰ اُتریں گے تو فیقول امیرھم تعال صل لنا (اُس وقت کے مسلمانوں کا امیر اُن کو کہیگا آئیے آپ ہم کو نماز پڑھائیے حضرت عیسےٰ فرماوینگے نہیں۔

سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب جب مسیح موعود ہوکر آئے تو مسلمانوں کا امیر کون تھا اور اُس نے مرزا صاحب کو کب کہا تھا آئیے نماز پڑھائیے۔ اس کا جواب حکیم صاحب نے ویسا ہی عجیب دیا جیسا وہ قادیانی مشن کے متعلق دیا کرتے تھے فرمایا بحکم حدیث مسافری میں بھی امیر ہوتا ہے۔ اور یہاں ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ خدا جانے یہہ جواب کیا تعلق رکھتا ہے سفری کا امیر کون اور نماز پڑھانے کی درخواست کرنے والا کون؟

چیلنج اب بھی قادیانی مشن کا ہر ایک ممبر قادیانی ہو یا لاہوری اس سوال کا معقول جواب دینے کا مکلف ہے جواب دیں بیشک دیں مگر حدیث کے سارے الفاظ کو سامنے رکھکر دیں۔ مطلب یہ کہ جس طرح کی نبوت قادیانی نبی نے پیش کی ہے اہل اسلام ایسی نبوت کے قائل نہیں۔

اطلاع اسی رسالہ کے دوسرے مقام پر مرزائی عقیدہ ان لفظوں میں لکھا ہے "ہمارا پیارا خدا کا مسیح (مرزا) حضرت مسیح ناصری سے کئی درجہ **افضل** تھا" (ریویو مئی صفحہ ۲۰۶)

کیا ابھی ظلی نبی رہے یا اصل سے بھی بڑھ گئے مسیح ہے سے

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے جہالت ہے جہالت

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب کے الہاموں کی مفصل تردید مع جواب آئینہ حق نما قابل دید ہے عہر (منیجر)

مذاکرۂ علمیہ نمبر ۶

عرصہ ہوا خاکسار کی طرف سے ایک مضمون مسئلہ اجماع کے متعلق اہلحدیث مورخہ ۲۳ جمادی الاولیٰ سنہ رواں میں نکلا تھا جس کے متعلق مجھے دو باتیں عرض کرنی ہیں۔

اول یہ کہ جناب مولانا المکرم فاضل ایڈیٹر صاحب نے جو مذاکرات کے لئے دو مہینے میعاد مقرر کر رکھی ہے عام طور پر تو کافی ہے مگر بحکم ما من عام الا وقد خص منہ البعض مذاکرہ ہذا کی ضرورت پر خیال کرکے اس کی میعاد کو اور وسعت دیں تو خاکسار مشکور ہوگا تاکہ اور صحاب کو بھی اس میں تائیدی یا تردیدی لکھنے کا موقع ملسکے[۱]

دوم اہل علم کی خدمت میں بالخصوص اُن حضرات کی جناب میں عرض ہے جو فنون درسیہ وعلوم الٰہیہ میں دستگاہ رکھتے ہیں خواہ وہ کسی فرقہ یا کسی مذہب کے ہوں۔ مذاکرۂ ہذا پر توجہ کرکے تائید یا تردید فرمادیں

میں نے جو کچھ لکھا تھا اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ سوائے خدا ورسول کے کسی دوسرے کی بات فرداً ہو یا مجتمعاً بغیر تائید قرآن وحدیث کے حجت شرعی نہیں یعنی ان دو کے سوا کسی کے کلام کو یہ رتبہ حاصل نہیں کہ اُس کے نہ ماننے یا اُس پر عمل نہ کرنے سے ہم عند اللہ ماخوذ ومعتاب ہوں کیونکہ اس پر کوئی آیت یا حدیث شہادت نہیں دیتی۔ قائلین اجماع سے زیادہ تقاضا نہ تھا صرف نصوص قرآنیہ اور صراحت حدیثیہ مطلوب تھیں۔

آج تک جس جس صاحب نے میرے مضمون کی تردید میں لکھا ہے میں اُن کا شکرگزار ہوں جزاھم اللّٰہ علم کی شان یہی ہے کہ دوسرے کو فائدہ پہنچاوے۔ جماعت اہلحدیث پر اللہ تعالیٰ کے جہاں اور احسان ہیں وہاں یہ بھی ایک بڑا احسان ہے کہ اُن کا ایک اخبار ہے جس کا نام ہی جماعت اہلحدیث کی زندگی اور ہستی کا ثبوت ہے۔ اہلحدیث کی طرف سے ہر وقت سینہ سپر رہتا ہے جس میں علمائے کرام اپنی معلومات سے قوم کو

[۱] ضرورت کے لحاظ سے میعاد دوگنی یعنی اخیر رمضان تک بڑھائی گئی (ایڈیٹر)

[۱] یہ روایت صحیح مسلم کی ہے۔ (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

مستفید فرماتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ جماعت اہلحدیث کا امتیازی نشان کیا تھا؟ رفعیدین، آمین بالجہر، فاتحہ خلف الامام؟ یہ تو شافعیہ بھی کرتے ہیں اس لئے یہ امتیازی نشان نہیں ہو سکتے۔ امتیازی نشان یہ تھا کہ اُنہوں نے ببانگ دُہل وہی پہلی آواز دنیا کو سُنائی تھی۔ ؎

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

اس کے بعد جیسا کہ دستور ہے اس گروہ کو بھی وہی پیش آیا جو آیا کرتا ہے کہ اغیار کی صحبت کے اثر سے متاثر ہو کر انہی کے ہمصفیر ہونے لگے انا للہ۔

مختصر یہ ہے کہ مسئلہ اجماع ایک ضروری مسئلہ ہے ہر ایک اہل علم کا حق نہیں فرض ہے کہ اس کے متعلق لکھے تاکہ کسی حد تک پہنچکر منقح ہو جائے۔ غائبانہ اپنے اپنے حلقوں میں شکایت یا بدگوئی کرنا کار مرداں نیست میں جہاں تک سمجھا ہوں ہمارا اخبار ہم پر خدا کا بڑا فضل ہے جس کی وجہ سے ہم دور دراز کی مسافت پر گویا ایک مجلس میں بیٹھکر بالمشافہ گفتگو اور ملاقات کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

میں چند دنوں تک اور انتظار کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اہل علم خصوصاً اساتذہ فنون علمیہ میری درخواست کو ردنہ فرماویں گے۔

ہاں یہ گذارش بھی ضروری ہے کہ لکھنے سے پہلے میرے مضمون مندرجہ اہلحدیث ۹ اپریل کو ملاحظہ فرمالیں۔ جن صاحبوں نے اس کے متعلق "تردید" لکھا ہے میں مکرر اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن اتنا عرض کرتا ہوں کہ مطلب سعدی دیگر است ؛

(خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

درائت تفسیر

یہ ایک رسالہ ہے جو رسالہ اجتہاد و تقلید مصنفہ جناب مکرم شیر پنجاب کے جواب میں نکلا ہے اسی رسالہ کے متعلق جناب موصوف نے مصنف رسالہ ہذا کو نوٹس دیا تھا کہ مصنف بموجودگی سہ علماء ہمکو بتلا دے کہ اس نے جس موضوع پر یہ رسالہ لکھا ہے اس کا ثبوت کس صفحہ پر دینا شروع کیا ہے بلکہ ہم نہیں کہ ہمارے رسالہ کا جواب ہے۔ میں نے جو یہ نوٹس دیکھا اور رسالہ درائت کو غور سے پڑھا تو میں بھی محو حیرت ہوا کہ سارے رسالہ میں کہیں بھی نہیں ملا کہ مصنف نے اپنے موضوع پر لکھنا شروع کیا ہو۔ اسی حیرت میں مصنف سے خط و کتابت شروع کی۔ دونوں کتابوں میں مسئلہ زیر بحث یہ ہے کہ کوئی صحابی کسی آیت کی تفسیر یعنے تعیین مصداق کردے تو بغیر مرفوع روایت کے وہ شرعی حجت ہے یا نہیں۔ میں نے پہلے خط میں مصنف سے یہی سوال کیا کہ آپ نے جو اس موضوع پر رسالہ لکھا ہے اُس کے ثبوت میں آپ نے کون سی آیت یا حدیث لکھی ہے؟ اس سوال کے جواب دینے میں مصنف نے بڑی لیت ولعل کی مگر میرے اصرار کرنے پر آخر کار آپ نے صاف لفظوں میں وہی لکھا جس سے یہ رسالہ رسالہ اجتہاد و تقلید کے حق میں بجائے تردید کے تائید بن گیا۔ چنانچہ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں :-

"قرآن و حدیث سے دلیل تو آپ اُس وقت مانگ سکتے تھے۔ جب متنازعہ فیہ حکم شرعی ہوتا اور متنازعہ فیہ حکم شرعی نہیں" (عبداللہ)

ناظرین خصوصاً وہ علماء جو رسالہ درایت کی تعریف میں رطب اللسان ہیں غور فرماویں کہ اُن کے رسالہ کا موضوع ہی شرعی نہیں تو اُس کے نتائج کیا ہونگے۔ میں جناب مکرم مولانا شیر پنجاب کو ان کی مساعی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ خط و کتابت بڑی مزیدار ہے حسب ضرورت شائع کیا جاوے گی انشاء اللہ ٭٭٭

(ابراہیم سیالکوٹی)

سفر رنگون

(ایک مہاہری گریجوایٹ سے گفتگو نمبر ۲)

سلسلے کیلئے اہلحدیث ۲۵ دسمبر ۱۴ء دیکھو

(از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

گزشتہ سال مولوی صاحب موصوف جب رنگون گئے تھے تو رستہ میں ایک مہاہری گریجوایٹ جو عیسائی تھا ملا۔ آپ نے اُس کو اہل مجھکر مذہبی گفتگو شروع کی قرآن شریف کی تعلیم سنائی آخر گفتگو تناسخ تک پہنچی۔ بہت سے احباب کا تقاضا تھا کہ یہ مضمون پورا کیا جائے۔ خدا کا شکر ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے یہ بقیہ مضمون بھیجا۔ مولوی صاحب کی طرف سے دیر نہ ہوئی اُن کے کاغذات رد یہ نے دیر لگائی جو اس مضمون کو اپنے اندر چھپاکر خاموش بیٹھے رہے۔ کیوں نہو اچھی چیز سب کو محبوب ہے۔ ۲۵ دسمبر کے پرچہ میں یہ مضمون یہاں تک پہنچا تھا کہ تناسخ کا مسئلہ عقل سے بھی باطل ہے؟ (آگے ملاحظہ کیجئے) ایڈیٹر

کیونکہ عقل سے بواسطہ معلوم مجہول کا علم حاصل ہوتا ہے اور اس معلوم اور مجہول میں رابطہ ضروری ہے اور اسی کا نام استدلال ہے۔ اور یہ مسلم ہے کہ یا تو ہم جزئیات سے علم کل کا حکم حاصل کرتے ہیں یا کلیات کے علم سے جزئیات پر حکم لگاتے ہیں پس اگر تناسخ اور اس کا حکم اس ضمن میں آجائے تو دل ماشاد و چشم ما روشن ہم اسے عقل کے ماتحت کرکے اس پر کچھ رائے زنی کرسکیں گے ورنہ ہم تو کہتے ہیں کہ گناہوں کی بنا پر تناسخ ارواح کا حکم لگانا ہی عقل کو چھوڑتا ہے کیونکہ یہ کسی طریق استدلال کے ماتحت ہو ہی نہیں سکتا۔ لہذا ہم قائلین تناسخ سے دریافت کرتے ہیں کہ جانداروں کی پیدائش اور اُن کے اختلاف انواع پر جو حکم تناسخ کا لگایا گیا ہے وہ کس طرح ہمارے علم میں آیا۔ آیا ہمارے پاس اس امر کے باور کرانے کی کوئی عقلی دلیل ہے کہ حیوانات کی انواع کا مختلف ہونا خلقت کے گناہوں کے سبب ہے۔ حالانکہ معلوم ہے کہ یہ بات تجربہ کے متعلق تو ہے نہیں۔ کیونکہ یہ ہمارے اختیار میں نہیں۔ باقی رہا مشاہدہ سو اس کی نسبت بھی کوئی شہادت نہیں کہ کسی نے کبھی ایسے ہوتے دیکھا ہو کہ کسی انسان کی روح کسی گائے وغیرہ کے پیٹ میں گھسکر جنین کے اندر چلی گئی ہو۔ بلکہ ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ بعض جانداروں کی پیدائش کا سلسلہ توالد و تناسل کے ذریعہ جاری ہے اور بعض کا حشرات الارض کی طرح خواص طبعیہ سے ہے جو خالق اکبر نے بعض مواد کی ترکیب میں رکھدیے ہیں۔ پس تجربہ و مشاہدہ کے بعد اور عقل و

AsliAhleSunnet.com

قیاس انسانی سے باہر ہمارے پاس کون سا ذریعہ علم ہے جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچ جائیں کہ جانداروں کی انواع کا اختلاف اس سبب سے ہے کہ انہوں نے اس جنم سے پیشتر کوئی ایسے عمل کئے تھے جن سے اُن کو اس قالب میں لانا ضروری ہوا حالانکہ ہمارے پاس پہلے جنم کے متحقق ہونے کی بھی کوئی دلیل نہیں ہے۔ تو کیا ایسی صورت میں ہم اس امر کے مرتکب نہونگے کہ ہم مجہول سے مجہول کا علم حاصل کرتے ہیں۔ اور ثبوت طلب کو غیر ثابت سے ثابت کرنا چاہتے ہیں ؎ او خویشتن گم ہست کرا رہبری کند،

جب یہ خوب ذہن نشین ہوگیا کہ نفخ روح ایک ایسا سر مکتوم ہے کہ اس کے علم کے لئے انسان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں تو اب مطلع بالکل صاف ہے کہ خالق اکبر نے ہر نوع نے جدا پیدا کیا۔ اور اس میں خواص مخصوص رکھے جن سے اس کی صورت نوعی بنی اور اس طرح اسی سے اُس کی پیدائش کا سلسلہ جاری کر دیا۔ مثلاً آریہ مت کے نزدیک پیدائش میں عورت مرد کی تمیز بھی اعمال پر مبنی ہے (ستیارتھ پرکاش) اگر کسی نے نہایت اعلےٰ درجے کے نیک کام کئے اور ہر نیکی کے کمال کو حاصل کرلیا اور ہر چھوٹی بڑی بُرائی سے قطعاً الگ رہا تو مرد بن گیا اور اگر اس میں کچھ ضعف رہگیا تو عورت کی صورت میں پیدا ہوا۔ اگر اسی کو ذرا وسیع پیمانے پر پھیلائیں تو انگور کھجور وغیرہ کی صورتِ نوعیہ کا اختلاف بھی اسی بنا پر لازم آئیگا۔ اور یہ بالبداہت باطل ہے۔ جب انسان گھوڑے گائے بکری وغیرہ انواع مختلفہ کی صورتیں بھی ان کی صورت نوعی کی وجہ سے ہیں نہ کہ افعال کی وجہ سے۔ تو ان کے اجسام کے قیام وبقا کیلئے بھی اُس مدبر حکیم نے صورت نوعی میں ایسے خواص پیدا کر دیئے ہیں کہ ہر نوع اپنے نفس کی اُن اسباب سے جو خالق اکبر نے اُس کے لئے مہیا کر دئے ہیں حفاظت کرتی ہے۔ مثلاً نباتات کہ ان میں نمو اور بالیدگی تو ہے لیکن حرکت ارادی نہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے انکی بالیدگی کے لئے اُن میں رگ و ریشے پیدا کر دئے ہیں جو پانی مٹی اور ہوا کے لطیف اجزا کو چوستے اور تمام شاخ و برگ میں تقسیم کرتے ہیں۔

اس نظام وجودی و بقائی کے مقابلے میں ایک سلسلۂ فنا بھی ہے جو ان کی ہلاکت و تلف کے اسباب ہیں۔ مثلاً نباتات کے لئے اولے وغیرہ۔ اسی طرح طبیعیات میں خدا تعالیٰ نے امراض کے اسباب بھی پیدا کئے جن سے جسم کی صحت اصلی حالت پر نہیں رہتی۔ اور مزاج کا اعتدال طبعی قائم نہیں رہتا۔ اگرچہ یہ امر زیادہ ثبوت طلب نہیں لیکن ہم اسمیں بھی ایک سمجھنے کی بات کہنا چاہتے ہیں کہ امراض اور انکے اسباب کے مقابلے میں سلسلۂ علاج ہے۔ جس میں دواؤں کی تاثیر مسلم ہے۔ اگر امراض اور اُن کے اسباب کو طبعیات کے متعلق نہ جانا جائے تو علاج کا خیال ایک وہم ہوگا اور سلسلۂ علاج اور علم طب اور علم خواص اشیا غرض سارے کارخانۂ قدرت کی تاثیر و تاثر کا انکار کرنا درست ہوگا۔ لیکن کوئی عقلمند اسے درست نہیں کہہ سکتا۔ پس معلوم ہوا کہ امراض اور اُس کے اسباب تحت ارادۂ باری تعالیٰ طبعیات کے متعلق ہیں نہ کہ سابقہ گناہوں کے سبب۔

جب یہ خوب ذہن نشین ہوگیا کہ بیماری و الم کا سبب مادیات میں تاثیر و تاثر کے سلسلے سے وابستہ ہے اور سابق جنم کا اقرار اور اس میں گناہ کا کرنا اور پھر اس گناہ کا سبب بیماری ہونا بلا دلیل ہے تو اب بھی اسی پر اڑے رہنا جہالت ہے جسے کوئی عقلمند پسند نہیں کر سکتا۔ تناسخ کا مسئلہ یہاں پر ہمنے کسیقدر تفصیل سے لکھدیا ہے۔ گر بجوائٹ صاحب سے مختصراً ذکر ہوا تھا۔

اس کے بعد گریجوائٹ صاحب فرمانے لگے کہ آپنے قرآن مجید میں سے جو آیتیں پیش کیں اُن میں انسانی ہمدردی اور احسان و مروت کا سبق ملتا ہے۔ لیکن اس ملک میں بعض مسلمان بادشاہوں نے بڑے بڑے سخت ظلم کئے اور رعیت پروری کی بجائے رعیت آزاری سے کام لیا اس کا کیا سبب ہے۔

خاکسار۔ چونکہ آپ صاحب علم ہیں اور قانون پڑھتے ہیں۔ اس لئے آپ بخوبی جانتے ہونگے کہ قانون ہمیشہ لوگوں کے فائدے کے لئے وضع کیا جاتا ہے لیکن اسکا استعمال بعض وقت ایسے حکام کے ہاتھوں پڑتا ہے جو خود قانون کے منشا کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور رعیت کو ناحق تنگ کرتے ہیں تو کیا ان حکام کے بیجا تصرف سے ہم قانون کو بدنام کرینگے۔

گریجوائٹ۔ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ قانون دیگر شے ہے اور حکام شے دیگر۔ سلطنت نے اُن حکام کو ہرگز ایسی اجازت نہیں دی کہ وہ قانون کو بیجا استعمال کریں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ خود گنہگار ہیں۔ اس کے الزام سے سلطنت پر الزام نہیں آسکتا۔

خاکسار۔ بس یہی فرق اسلام اور مسلمانوں میں ہے۔ اسلام ایک قانون شرعی ہے۔ اور مسلمان اسپر عمل کرنے والے۔ اگر کسی مسلمان کا عمل اس قانون (قرآن) کے برخلاف ہو تو اُس کا اپنا قصور ہے نہ کہ اسلام کا۔ اسلام نے اُسے ہرگز تعلیم نہیں کی کہ وہ ظلم کرے وہ کسی کو ناحق ستائے۔ اس وقت میں آپ کے سامنے اسلام کو پیش کر رہا ہوں نہ کہ مسلمانوں کو۔

گریجوائٹ۔ بیشک آپ سچ فرماتے ہیں۔

خاکسار۔ اس پر بھی میں بعض وہ باتیں سننی چاہتا ہوں جو آپکے خیال میں اس ملک کے مسلمان بادشاہوں نے ایسی کیں جو آپ کو بُری معلوم ہوئیں۔

گریجوائٹ۔ (باقی دارد) (بقیہ جلد بھیجیں) آریشے

انجمن اہلحدیث مرادآباد کا حساب

چھ ماہہ نقشہ آمد و خرچ مدرسہ محمدیہ انجمن اہلحدیث مرادآباد واقع مسجد سبزی بازار چوک من ابتداء یکم محرم لغایت جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ۔

اما بعد۔ ہمدردان اہل حدیث پر واضح ہو کہ یہ غریب انجمن اہلحدیث بفضلہ تعالیٰ زمانہ پانچسال سے حسب وسعت وہمت اپنے اصل و اعلےٰ مقصد اشاعت توحید و سنت میں بذریعہ درس تدریس اور تحریر و تقریر قائم اور رکابنیا ہے۔ چونکہ رجسٹر آمد و خرچ وار سائلی رسیدات انجمن باقاعدہ موجود ہے اور ارکین و محاسبین ماہوار ملاحظہ کیا کرتے ہیں۔ نیز دیگر بیرونی حضرات بھی وقتاً فوقتاً معائنہ فرماتے رہتے ہیں۔ اس لیے روئداد سالانہ شائع کرانے کی طرف چنداں توجہ نہوئی۔ علاوہ بریں اسکے صرف کی بھی انجمن متحمل نہیں۔ فی الحال آسان ذریعہ اطلاع اخبار اہلحدیث جو امثال انہیں خدمات اہلحدیث پر مامور ہے بہتر و انسب ہوا۔ لہذا بالفعل یہ نقشہ چھ ماہہ مختصراً آپ حضرات کے پیش نظر ہے آئندہ انشاء اللہ اسیطرح

AsliAhleSunnet.com

یا جس طرح مناسب ہو مسلسل طور پر آمد و خرچ سالہائے گزشتہ سے بھی مع دیگر کیفیت مطلع کیا جائیگا

نام عطا کنندہ چندہ ...... تعداد

دفتر کانفرنس اہلحدیث دہلی ...... عسہ
محمد دلاور سیٹھ صدر دہلی ...... صہ
شیخ فیاض الدین کمپنی صدر دہلی ...... عا
محمد صدیق پوت والے ...... عہ
عبدالحکیم پوت والے ...... عہ
حاجی الدین پیٹھے والے ...... عہ
حاجی خدا بخش الہ بخش صندوق والے (دو دفعہ) للعہ
عبدالغنی فضل الرحمن صندوق والے (دو دفعہ) سے
عبدالرحیم صندوق والے (") ۱۵
محمد اسماعیل ولد نبی بخش ...... للعہ
وجیہ الدین محمد صدیق بازی ...... عا
عزیز الرحمن ...... عہ
حافظ حمید اللہ پیچک والے ...... صہ
حافظ محمد عمر جوتی والے (دو دفعہ) سے
عبدالرشید ابن والے ...... عہ
عبدالحکیم محمد صدیق ...... صہ
حاجی محمد الدین عبدالکریم کلکتہ والے ۱۴
حاجی عبدالرشید اجمیری دروازہ ...... عہ
حاجی عنایت اللہ حداد ...... عہ
محمد عمر کوٹلہ والے ...... عہ
کالے خان عہ ... عبدالغفور ۸
مولیا ... ۸ ... احمد حسین ۶
عنایت اللہ ستری ...... عہ
محمد صدیق پیٹھے والے صدر دہلی ...... عہ
معرفت مولوی عبدالستار حسن کشن گنج (دو دفعہ) عسہ
ملا عبداللہ نیچوری عا معرفت ایضاً ...... عہ
منشی فضل الدین گلٹ والے لاہور ...... سے
نظام الدین زرگر ملتان عہ + حکیم رحیم بخش صدر ملتان عا
احمد الدین پنساری ۲ + عبداللہ ولد پیر محمد زرگر عہ
گورا، غلام محمد، عبداللہ، رمضان، شیخ محمد، الہ بخش، کریم بخش، عبداللہ، امام الدین، حافظ فیض اللہ، عبدالرحمن، اسمٰعیل وغیرہ (ملتان) ۹

معرفت مولوی فیض اللہ نقشہ نویس ملتان ...... عا
مولوی محمد امیر مہتمم یتیم خانہ بہاولپور ...... عسہ
از جماعت بھٹنڈہ ریاست پٹیالہ ...... صہ
الٰہی بخش ولد چندو بادلے ٹھانڈہ ۸
قادر بخش ولد چھوٹی ۱۲
عبداللہ ولد الٰہی بخش ۸
عبداللہ ولد حیدر ۴ + غلام قادر ۸
حافظ عبدالرحیم ۹
حاجی اشفاق نائب ناظم انجمن مرادآباد (دو دفعہ) سے
شیخ عبدالحکیم عا + اہلیہ محمد یوسف ۲
منشی محمد ابراہیم محاسب انجمن مرادآباد ...... عہ
عزیز الدین ناظم انجمن مرادآباد ...... سے
حاجی وارث علی عاشق الٰہی آگرہ (منی آرڈر) ...... صہ
از دفتر اہلحدیث امرتسر (") ...... صہ
حاجی محمد وزیر معرفت محمد سلیمان رچھا (") ...... صہ
حافظ محمد عظیم دیر وغیرہ زیور ضلع بلندشہر ۸
منشی عبدالسلام کلکتہ عہ + خدا بخش پنجابی کلکتہ عہ
ایچ ایس عبدالغنی ...... صہ
معرفت مولوی محمد علی مسجد غازی پاڑہ ...... اللعہ
حاجی جمیل الدین پران ناتھ پور ضلع راجشاہی ۴
مولوی محمد یوسف ۸ + حاجی فہیم الدین ۴
حاجی کلیم الدین ۸ + محمد دبیر الدین ۴
مولوی محمد سلیمان سنبھورہ ضلع ایضاً ۴
جان محمد منڈل ڈانگی پاڑہ ۵
محی الدین ۸ + مولوی محمد جامریہ ...... صہ
مولوی محمد اسماعیل باڈریہ (ایضاً) ...... عہ
مولوی محمد مشیر الدین صاحب نگر ضلع مرشدآباد ...... عا
حاجی محمد ناصر الدین شاہپور ۸
عنایت اللہ منڈل بیل گھریا ...... عہ
نبیر الدین منڈل شمشادپور ...... عہ
محمد چاند تعلقدار کیاسیا ...... عہ
مولوی زینت اللہ کوپیا کاندی ...... عا
معرفت مولوی بشارت اللہ گودا گاڑی ۵
حاجی شہاب الدین سری پور ...... عہ
فقیر منڈل ۸

مولوی اکرم علی ڈواڑی ضلع مرشدآباد ...... عہ
اہلیہ منشی محمد یوسف سیو پورہ ...... عہ
ریاست حسین رامپور فرنگی محل ۴
مقبول احمد خان ا + محمد فیاض خان ...... ا
سماۃ ایضاً ۲ + ارشاد حسین ۴
اکبر علی ڈریور ضلع بارہ بنکی ۴ + اصغر علی خان ۲
محمد وزیر کریسے ا + سعادت ۸
ستار ... ۲ + الٰہی بخش ...... ا
عبدالرحیم ا + محمد سلطان ۸
علی حسین ا + محمد رضا ۸
بچن ۸ + محمد عیوض ...... ا
محمد ضیاء الحق ۴ + بدن ۸
وزیر احمد ا + خدا یار خان وغیرہ ...... عہ
کلن ۴ + نبی وغیرہ ...... ا
حبیب الرحمن ا + پیر بخش ۲
نذیر احمد رئیس دانگ ضلع پیلی بھیت ...... عہ
برکات احمد سرے ۴
تاج الدین رفاقت حسین گرگینا ...... ا
معرفت ایضاً ۸
نامعلوم الاسم ۲
" ۸ + وزیر علی ۲
شرف الدین ۲ + نامعلوم الاسم موضع دہندری ۲
ہدایت رسول ہرائے پور ...... عہ
نور احمد نور پور ۲ + عبدالملک رئیس برہ ۸
مولوی عبداللہ ۸ + نامعلوم الاسم موضع بیٹھی ۴
حکیم خلیل الرحمن پیلی بھیت ۴
بھلی گوہر موضع توریا ۴ + ابرار حسن خان مدرس توریا ا
منشی حبیب اللہ پوسٹ ماسٹر توریا ...... ا
شیخ فضل الدین ڈھکیا ۶
چنان خان منڈی برم دیو ...... سعہ
عبداللطیف خان (ایضاً) ۴
عبدالمجید خان موضع بھیلا ۲
عبدالرحمن رچھا ۸ + عبدالرحیم رچھا ...... ا
عبدالستار ۴
مولوی عنایت اللہ موضع قوی تالیان ...... صہ

(۳۲) شادی بیاہ کی ... ۱ / نمبر

AsliAhleSunnet.com

مسماۃ صاحبزادی قاضی موسیٰ قاضیاں - - - ۸ر
مولوی حامد ۱۸ر بھوراخان مدناپور .. ۴ر
محمد یوسف برم دیو ۱ر نیاز اللہ خان برم دیو ۴ر
عبداللہ ۱ر نامعلوم الاسم سگریا ۲ر
ایضاً موضع برڈھوار ۲ر ایضاً موضع اودیپور ۴ر
محمد ابراہیم منڈیا ۴ر نامعلوم الاسم سنڈیا ۲ر
حبیب احمد ۴ر محمد علی مدناپور - - ۴ر
لطیف محمد خان شش گڈہ - - - - ۸ر
منشی فدا علی ۴ر ابوہریرہ - - ۱۰ر
مقبول حسین ۴ر غلام نبی - - ۴ر
میاں حکیم جی ۲ر عبدالستار ۸ر
حاجی محمد عمر ۲ر نامعلوم الاسم ۱۱ر

میزان ...

نقشۂ خرچ

سفرخرچ عزیز الدین بابت چندہ دہلی سہ مرتبہ لاہور امرتسر - وزیرآباد - ملتان - بہاولپور - بھٹنڈہ (بلاحق سفارت) - - - - - - ...

سفرخرچ حافظ عبداللہ سفیر از کلکتہ ضلع راجشاہی وغیرہ تا ماہ اپریل مع حق سفارت - - - - ...

سفرخرچ ولی محمد سفیر ریاست رامپور وغیرہ مع حق سفارت ...

سفرخرچ منشی محمد سمیع ضلع بریلی وغیرہ مع حق سفارت ...

بابت تنخواہ مولوی عباد اللہ صاحب مدرس ۱۰ ماہ بتقرر بارہ روپیہ ماہوار - - - - - ...

بابت خرچ طلبہ خوراک وغیرہ - - - - - ...

بابت اشاعت مطبوعہ وارسالگی خطوط وخرید کتب وغیرہ - - - - - - ...

بابت مقدمہ متعلق اشتہار انعامی ۲۵ روپیہ مبلغ ظہر الی الثلثین از مقلدین احناف وحامیہم - ...

بابت تعمیر مسجد - - - - - - ...

بابت ادائگی قرضہ ۱۳۳۲ھ - - - - ...

میزان ...

آمدنی سے زائد بطور قرض مبلغ ... خرچ ہوئے اور بابت تنخواہ مولوی صاحب مدرس ۱۰ ماہ مبلغ ... ذمہ انجمن واجب الادا مبلغ ... ہیں لغایت جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ تک - اصحاب کرم سے امید کی جاتی ہے کہ توجہ فرماکر رقم مذکورہ سے سبکدوشی فرمادینگے جس کی وجہ سے بالفعل پریشانی واقع ہے -

علاوہ بریں جن صاحب نے اس عرصہ میں اصالتاً یا کسی سفیر کی معرفت کوئی رقم عطا فرمائی ہو یا باقاعدہ رسید مہری رکھتے ہوں کہ اُس کے مطابق نقشۂ ہذا میں اندراج نہ ہوا ہو تو مہربانی فرماکر مطلع فرمادیں کہ اسکا انسداد کیا جاوے - نیز جو صاحب تفصیلی حالات حساب وغیرہ معلوم فرمانا چاہیں دفتر میں تشریف لاکر یا بذریعہ تحریر استفسار فرما سکتے ہیں۔

اور واضح ہو کہ مسمی اشرف علی سفیر معہ رجسٹر رسید وسند مہری کے ۲۰ صفر ۱۳۳۳ھ عرصہ ۴ ماہ سے مفقود ہے - ہرچند تلاش ہوئی مگر پتہ نہ چلا - اگر کسی صاحب کو اطلاع ہو تو مہربانی فرماکر مطلع فرمادیں۔

(العارض بندہ عزیز)

میں تحریر حافظ عزیز الدین صاحب کی تصدیق کرتا ہوں
محمد ہدایت صدر انجمن اہلحدیث

میں بذات خود تصدیق کرتا ہوں کہ یہ حساب بہت صحیح ہے
محمد ابراہیم محاسب انجمن اہلحدیث

میں تصدیق کرتا ہوں یہ حساب صحیح ہے
اشفاق احمد نائب سکرٹری انجمن اہلحدیث

مرادآباد

مشتاق احمد عفی عنہ ممبر انجمن اہلحدیث مرادآباد
ملک حاکم الدین سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ ممبر انجمن اہلحدیث مرادآباد
عبدالرحمن عفی عنہ ممبر اہل حدیث مرادآباد

مہر

عورتوں کے سوراخی زیورات

سوال مسلمان عورتوں کو ناک چھدوانا اور کیل اور نتھ پہننا جائز ہے یا نہیں۔

جواب درمختار میں کہ معتبر درمختار کتاب مذہب حنفیہ کی ہے لکھا ہے :- وهل يجوز الخزام في الانف لم اره - حکم حلال ہونے نتھ کا کہ عورتیں ناک کے سوراخ میں پہنتی ہیں - میں نے کسی کتاب میں نہیں دیکھا کہ جائز ہے یا نہیں - مگر چونکہ یہ زیور مخصوص ہندوستان کا ہے - اور یہ اصلی ملک کفار ہنود کا ہے تو یہ زیور مخصوص ساتھ کفار ہنود کے ہوگا یہاں تک کہ ہنود نے اس زیور پہننے کو نشان شوہری کا ٹھہرایا ہے - پھر جو مسلمان عورتیں اس کو پہنیں تو تشبہ ساتھ عورتوں کفار کے لازم آتا ہے جو جائز نہیں ہے هكذا في قرة العيون - اور ناک چھدانا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات وبنات طیبات سے ثابت نہیں ہے نہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا بلکہ عرب میں یہ امر مروج نہ تھا - یہ رسم کفار ہنود کی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کی مشابہت سے منع فرمایا ہے - اور نیز اس میں تغییر خلق اللہ لازم آتا ہے اور وہ منع ہے واللہ اعلم بالصواب
العبد العاجز محمد غفر لہ الصمد - العبد محمد یوسف احمد عفی عنہ

جواب ثانی از مدرسہ احمدیہ آرہ - اللهم لك الحمد - محققین رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین نے کتب فقہ میں تصریح کی ہے کہ لڑکیوں کا کان اور ناک چھدانا اور سوراخ میں بالیاں اور نتھ وغیرہ پہنانا جائز ہے اسکو عدم جواز کی دلیلیں سب ناکافی ہیں - فاضل لکھنوی فرماتے ہیں والقرط بالضم حلية تعلق في الاذن او في شحمة التزئين وهو جائز كما في جامع احكام الصغار لا باس بثقب اذن الطفل من البنات لانهم كانوا يفعلون ذالك في زمان النبي صلے الله عليه وسلم من غير انكار - بلا نهي ومكروه للرجال كما صرح به في الحاوي القدسي وكذا يجوز ثقب الانف للبنات لتعليق الخزام صرح به الطحطاوي في حواشي الدر المختار اسی درمختار کے حواشی میں فاضل طحطاوی نے جو فقہاء احناف میں سے ایک معتمد علیہ فقیہ ہیں نہایت تصریح کے ساتھ اس کے جواز کے قائل ہیں - اور اس زیور کو مخصوص بہ ہندوستان کرنا بھی صحیح نہیں - كما لا يخفى على السياح في الاقاليم المختلفة اور یہ کوئی ضروری امر نہیں ہے کہ ہندوستان میں جتنے لباس یا زیورات کہ اس وقت مسلمانوں میں

AsliAhleSunnet.com

استعمال کئے جاتے ہیں اور عرب میں اُن کا رواج نہیں ہے وہ سب ہنود کے ایجاد کردہ اور مستعمل اور مرسوم ہیں کما یشہد العقل السلیم والفہم المستقیم اور اگر اس کو نکالنے والے اور رواج دینے والے ہنود ہوں بھی تاہم اس کے جواز میں کلام نہیں ہو سکتا لعموم البلوی ہے اور ازواج مطہرات کا کسی چیز کو استعمال نہیں کرنا عدم جواز کی دلیل نہیں ہو سکتی کما فی تصریحاتہم۔ اور من تشبہ بقوم فہو منہم میں تشبہ سے مراد تشبہ شعار ملت و دین ہے نہ مطلقاً۔ ورنہ سیکڑوں چیزوں میں تشبہ کا حکم نافذ ہو جائیگا ولیس الامر کذالک

اور تغیر خلق اللہ گیا بالیوں کے سوراخ میں لازم نہیں آتا فافہم وتدبر۔ ھذا ھو الجواب واللہ اعلم بالصواب۔ والتصریح فی مجموعۃ الفتاوی للعبد الضعیف ابی طاھر البہاری فانظر تمہ الان حصحص الحق وانعدمت الاعتراضات کلھا کالذباب والبق

(حررہ محمد ابو طاھر البہاری عفا عنہ الباری المدرس الاول فی المدرسۃ الاحمدیۃ الکائنۃ فی بلدۃ آرہ)

ھذا ھو الحق والحق احق بالاتباع

محمد عزت اللہ مرشد آبادی

مولانا مولوی محمد ابو طاہر صاحب بہاری مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ کی تحریر کی تائید کرتا ہوں فقط

محمد رحیم بخش حنفی تا دری عفی عنہ

مدرس اول مدرسہ فیض الغربا آرہ

تائید جواب ثانی از مولانا مولوی محمد عبد الجبار صاحب عمرپوری قاسم ہند

یہ امر ظاہر ہے کہ زیور کا استعمال عورتوں کے لئے مخصوص و مشروع ہے زیب و زینت کی طرف متوجہ و مائل ہونا اُن کا خلق و پیدائشی حصہ اور خاصہ ہے قال تعالیٰ اَوَمَنْ یُنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَۃِ وَھُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ یعنے جب کفار نے بجائے فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں تو پروردگار نے فرمایا کہ جو شخص زیور اور زیبائش میں نشوونما پاوے اور میدان و معرکہ میں ظاہر نہ ہو سکے وہ خدا کی اولاد ہونے کے لائق کیونکر ہو سکتا ہے اور یہ بات بھی واضح ہے کہ زیور پہننا عبادات اور امور

دینیہ میں داخل نہیں یعنے اُس کے کرنے اور نہ کرنے پر ثواب و عقاب مرتب نہیں ہو سکتا۔ پس اگر کسی قسم کا زیور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین کے زمانہ میں نہیں پہنا گیا تو اُس کا استعمال بدعت اور محدث فی الدین نہیں ہو سکتا کیونکہ بدعت احداث فی الدین کا نام ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ پس ناک میں بالی ڈالنے کے لئے دلیل شرعی قائم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خاصکر جب کہ بالی کا پہننا حدیث سے ثابت ہے خواہ وہ کان کے لئے ہو یا اور کسی عضو کیلئے کیونکہ جس طرح کان جسم انسانی کا ٹکڑا ہے اُسی طرح ناک بھی ہے۔ ہاں اگر یہ ثابت ہو کہ ناک میں بالی ڈالنا ابتداءً ہنود کا فعل تھا۔ بعدہٗ مسلمانوں میں مروج ہوا۔ تو اس حالت میں ہنود کی مشابہت کا شبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ شبہ اسی طرح رفع ہو سکتا ہے کہ بالی یعنی نتھ کا استعمال موقوف کیا جائے اور بجائے اُس کے بلاق وغیرہ ناک میں ڈالا جائے۔ اور اگر یہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی کہ اولاً یہ فعل ہنود کا تھا اُس کے بعد مسلمانوں نے اختیار کیا بلکہ جس طرح مسلمان اختیار کرتے ہیں اسی طرح ہنود بھی کرتے ہیں تو یہ شبہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہنود عموماً ہر قسم کا زیور خواہ کان میں یا ہاتھ پاؤں میں یا ناک میں برابر استعمال کرتے ہیں۔

پس اگر اس حالت میں بھی ہنود کی مشابہت کا خیال کیا جائیگا تو مسلمانوں کے لئے کسی قسم کا زیور جائز نہ ہوگا۔ اور اس صورت میں قرآن و حدیث کی صراحتاً مخالفت لازم آئیگی۔ کیونکہ قرآن و حدیث سے صاف طور پر عورتوں کے لئے مشروع و مباح ہونا پایا جاتا ہے۔ قال اللہ تعالےٰ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا الی آخر الآیۃ وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تصدقن ولو من حلیکن الحدیث (واللہ اعلم)

علم الفقہ — فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم فقہ پر عالمانہ بحث قیمت ۲ر (مینجر اہلحدیث)

نظم

مسلمانو کہاں ہم میں ہے اب اگلی سی قربانی
نہ وہ اگلی سی رونق ہے نہ وہ شان مسلمانی
ہمارا آفتاب علم چمکا نصف گردوں پر
ہمیں میں تھے جنید و شبلی و سعدی و خاقانی
ہماری سلطنت تھی ایکدن اطراف عالم میں
ہماری ہر جگہ تھی رعب و داب و شان سلطانی
حکومت تھی ہماری عدل اور انصاف کا دریا
ہم پیتے تھے شیر و گوسفند اک گھاٹ پر پانی
ہر اک جا مدرسے تحصیل علم و عقل کے کھولے
درس ملتی تھی واں پر فقہ و تفسیر قرآنی
سرائیں مسجدیں چاہ و شفا خانے کئے قائم
کسی کو کچھ نہیں محسوس ہوتی تھی پریشانی
تجارت میں ہمیشہ رہتے تھے سینہ سپر ہم سب
وفاداری و سچائی تھا اپنا شیوہ ایمانی
سخاوت میں ہمارے تھے سلف ایسے سخی ہمت
کہ سب کہتے تھے اُن کو اُس زماں کے حاتم ثانی
ہماری سلطنت جبروت و عزت اور عظمت سے
سکندر، رستم و نوشیرواں کرتے تھے دربانی
ہمارا موئے تن ٹیڑھا نہ ہوتا تھا کبھی ہرگز
ہمارے سر پہ رہتا تھا ہمیشہ ظل سبحانی
بہادر صف شکن تھے ہم شجاعت میں تھے ہم یکتا
ہماری شوکت و جبروت ہے ہر قوم نے مانی
ہماری گردنیں ہرگز کسی معبود کے آگے
نہ جھکتی تھیں کبھی بھولے سے جز درگاہ ربانی
مگر ہے اب دگرگوں معاملہ اس قوم مسلم کا
کہ حالت دیکھکر کرتے ہیں اس پر مرثیہ خوانی
ہوئے افسوس ہم کس طرح سے موہوم کے بندے
کہ تابوت اور ابر کھ پر گھسا کرتے ہیں پیشانی
بنے جاہل ولیکن عقل کو بھی کھو کے بیٹھے ہیں۔
علم پنجہ سے دکھلاتے ہیں ہم شان مسلمانی
اگر گویم دریں شکل نہ گویم تو دراں مشکل
دکھائے گی یہ رنگ اک دن ہماری طبع جولانی
ہزاروں روپیہ برباد کر دیتے ہیں شعبان میں

(باقی)

AsliAhleSunnet.com

ہمیں اب سوجھتی ہیں خوب ہی حرکات شیطانی
مزامیر و طبل سارنگ ڈھولک خوش گلو گمیں
سناتی ہیں ہمیں ہر وقت خواہش ہائے نفسانی
یہ بدبختی زیارت کعبہ پر ترجیح دیتے ہیں
بدرگاہ معین الدین چشتی غوث گیلانی
خدایا اب پتا لگتا نہیں توحید و سنت کا
یہاں تو کفر و بدعت شرک ہے کار مسلمانی
پڑھایا تھا سبق اسلام نے ہمکو اخوت کا
ولیکن ہو گئے اب باہمی ہم دشمن جانی
نہیں بھاتا ہے ہمکو اب تو اپنا جامۂ شرعی
بنائی ہے نئے پوشش اپنی طرز قوم نصرانی
مرے مولا یہ کیا سوجھی ہے ان علمائے مسلم کو
کہ ہمکو دیتے ہیں نت نئی فتاوے خوب من مانی
ہماری یہ رہی حالت تو بس سمجھو خدا حافظ
چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
مسلمانو! سمجھ جاؤ خدا کو منہ دکھانا ہے
چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی
زبانیں سوز سے حامد نہیں ہے تاب گویائی
ہو گا ختم یہ قصہ یہ ہے مضمون طولانی

(خاکسار حامد حسین موضع عمرپور نیوال الہ آبادی)

اہلحدیث کانفرنس کی خدمات اور صلات

بعض طبائع کا رجحان ہی جھگڑے اور فساد کیطرف ہوتا ہے اور بعض لوگوں کا شیوہ یہ ہوا کرتا ہے۔ کہ بہتر سے بہتر اور نیک سے نیک کام کی مخالفت کریں اور اپنی ایک اینٹ کے لئے (معاذ اللہ) مسجد کو ڈھائیں۔ ان لوگوں کو نہ جھوٹے الزام قائم کرنے سے شرم آتی ہے نہ مکارانہ جوڑ توڑ کرنے میں اُن کو تامل ہوتا ہے اور دن رات ہی ادھیڑبن میں لگے رہتے ہیں کہ اپنے مخالفوں کو بدنام کریں اور اُن کو نیچا دکھائیں خواہ وہ بچارے سراسر بے قصور ہوں اور بجز اس کے اُن کا کوئی قصور نہ ہو کہ کسی اچھے کام کی ابتدا اُن سے ہوئی اور کسی اچھے کام کو پورا کرنے کے لئے اُنہوں نے اپنا عزیز وقت صرف کیا۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو نہ تو خود کوئی کام کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی اور شخص اپنے علم و دانست میں کسی کام کو مفید سمجھکر کرنا چاہے۔ تو نہ اُس کا اس کام میں کامیاب ہونا دیکھ سکتے ہیں۔ بھلا اہلحدیث کانفرنس نے مسلمانوں کی تائید اور خدمت کے سوا خدا نخواستہ کیا بُرائی کی اور بجز فائدہ کے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچایا۔

کانفرنس اس قدر عمدہ اور مفید کام کر رہی ہے جس کا ادنٰے نمونہ مولوی عبدالغنی صاحب و مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ کانفرنس اہلحدیث کی مندرجہ ذیل رپورٹ سے ظاہر ہو سکتا ہے۔ اس کانفرنس کی بعض ضد و نفسانیت کی وجہ سے کہ مخالفتیں کی جاتی ہیں اور سازشیں اور جوڑ توڑ کئے جاتے ہیں تاکہ کانفرنس تباہ اور برباد ہو جائے اس سے بڑھکر شرم اور افسوس کی بات کیا ہو سکتی ہے۔ وہ رپورٹ یہ ہے:۔

مولوی عبدالغنی صاحب واعظ کانفرنس لکھتے ہیں:۔ کہ میں موضع نیمکا ضلع گوڑگانوہ میں پہنچا۔ یہاں ہولی کے دنوں میں بعض مسلمان بھی ہولی مناتے ہیں ٹامک بجاتے ہیں یہاں وعظ میں اس کا رد کیا گیا ٹامک اسی وقت فروخت کر دئے اور آئندہ بجانے کی توبہ کی۔ نیمکا سے موضع اودوئی میں آیا رات کو وعظ ہوا۔ تعزیہ بنانے اور چالیس روز لوگ اور مونڈھوں میں مالیدہ بنانے سے نمبردار فیض محمد خان اور نصف گاؤں والے لوگوں نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ اللہ تعالٰی استقامت عطا فرماوے آمین!

موضع اودوئی سے قردلی گیا۔ جمعدار محمد بخش خان صاحب جاگیردار کے گھر وعظ ہوا۔ مرد اور عورتیں بکثرت تھیں شرک بدعت کا خوب رد ہوا۔ لوگ خوش ہوئے۔ اللہ سے ڈرے اور رسول سے شرمائے۔ دغا باز پیروں سے بد اعتقاد ہوئے۔ امید ہے کہ نماز ثانی بھی اس گاؤں میں رائج ہو جائیگا یہاں کے پٹھان بہت سخت ہیں۔

مولوی عبدالحکیم صاحب واعظ لکھتے ہیں۔ ساکرس سے روانہ ہو کر موضع آول ریاست الور پہنچا۔ یہاں تقریباً سو مسلمان ہیں۔ نشان جھنڈا سالار کی چھڑیاں اور تعزیہ پیر وغیرہ کے ماننے والے ہیں۔ پہلے روز آدمی جمع کرا کر وعظ کیا۔ وعظ میں تقریباً ۲۵ مرد ۳۰ عورتیں تھیں وعظ میں شرک بدعت و سزائے مشرکین کا بیان کیا گیا۔ بعد وعظ کے بچشم خود یہ ماجرا دیکھا کہ جملہ عورتیں آپس میں گفتگو کرتی تھیں کہ جو کام ہم کرتے ہیں اس کا تو بہت بڑا عذاب ہے صبح کے وقت اکثر عورتوں نے نشان چھڑیوں پر مالیدہ وغیرہ چڑھانے سے توبہ کی اور نماز پڑھنے کا اقرار کیا۔ ایک شخص مسمی نجف خان نے ڈاڑھی منڈانے سے توبہ کی۔ ایک شخص مسمی سہاجت جس کا نام میں نے بدل کر سعادت رکھا ہے۔ یہ شخص ہمیشہ سے سود کھاتا تھا سود خواروں کی مذمت سنکر اور عذاب آخرت سے ڈر کر سود لینے سے توبہ کی۔ اللہ پاک استقامت دے آمین

اس موضع میں ہر چھ ماہ کے بعد سالار کی چھڑیاں آیا کرتی ہیں۔ بلکہ میرے یہاں آنے سے دو روز بعد اس کے آنے کا دن تھا۔ اس شخص نے چھڑیوں پر مالیدہ وغیرہ چڑھانے سے توبہ کی۔ مسمی عوض علی میں نے اُس کا نام بدلکر عبدالرحمٰن رکھدیا۔ دیگر شخص مسمی اکھو سنگھ میں نے اس کا نام بدلکر عبداللہ رکھدیا۔ ان ہر دو میاں نے تعزیہ و نشان گیارہویں جملہ افعال شرکیہ سے توبہ کی۔ بہت سے لوگوں نے نماز پڑھنے کا اقرار کیا۔ اب دو روز کے بعد نشان آئے معلوم ہوا کہ آدھے گاؤں میں مالیدہ تو بالکل ہوا ہی نہیں باقی مالیدہ نصف گاؤں میں دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اتنا مالیدہ آیا کہ اُن کی خوراک کو بھی کافی نہوا۔ اور قبل اس کے اتنا آیا کرتا تھا کہ گدھوں پر لاد کر لیجایا کرتے تھے خاکسار نے کئی روز قیام کیا اور ہر روز وعظ میں بیان کرتا رہا اور گھروں پر بھی علیحدہ علیحدہ جاکر سمجھاتا رہا۔

موضع ساکرس سے چل کر موضع کھیرلا وارد ہوا یہاں تقریباً ۵۰ آدمی مسلمان ہیں دنیاوی امور میں شب و روز مصروف رہتے ہیں دین کی طرف کم توجہ کرتے ہیں اور مسجد میں بہت کم آتے ہیں۔ اسی وجہ خاکسار نے چوپال پر آدمی جمع کرا کر وعظ بیان کیا۔ چودہری مایخان نے ڈاڑھی منڈوانے سے توبہ کی۔ اور سودی روپیہ لیکر اپنے کام میں لگایا کرتا تھا۔ اُس سے بھی توبہ کی۔ اللہ تعالٰی استقامت بخشے آمین!

عاجز سید عبدالسلام غفرلہ نائب سکرٹری
اہلحدیث کانفرنس دہلی

AsliAhleSunnet.com

انجمن طلباء مدرسہ احمدیہ آرہ

ابھی "انجمن طلباء" زمانہ طفولیت میں ہے کہ اس کے سرپرست اصحاب غیر معمولی طور پر غیر دلچسپی کا اظہار کرنے لگے۔ نہ معلوم آگے چل کر کیا ہوگا۔ ایسے مقاصد ارفع جو اس انجمن میں پنہاں ہیں ان کو معرض التوا میں رکھنا نہ صرف افسوس بلکہ ہمارے لئے نہایت ہی شرم کی بات ہے۔ ہم غیر اقوام کو دیکھتے ہیں کہ وہ جن چیزوں کی ابتدا کرتے ہیں ان کو روز افزوں ترقی دینے میں ایسے منہمک رہتے ہیں کہ بعض اوقات اپنی ذاتی ضرورتوں کا بھی چنداں خیال نہیں کرتے بلکہ افسوس ہے کہ انجمن مذکور کے کارکنان ایسے خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں کہ باوجودیکہ اُن کے اُٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

آج کئی ہفتے ہوئے ہیں میں نے ایک خط بنام حافظ مولوی محمد صدیق صاحب ناظم انجمن کو دفتر احمدیہ آرہ کے پتہ پر لکھا مگر تاحال جواب سے محروم رہا۔ اب بغرض اطلاع تمام طلباء کے اخبار میں شائع کر رہا ہوں۔ امید ہے ہمارے تمام احباب (طلباء قدیم) ناچیز کے پیش کردہ تجاویز پر غور فرما کر اپنی اپنی رائے سے انجمن کو مطلع فرماویں گے۔

خط بنام ناظم صاحب طلباء قدیم	مکرم جناب مولوی حافظ محمد صدیق صاحب آنریری ناظم[1]

انجمن طلباء۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

انجمن مذکور کے متعلق جناب کا مضمون اہلحدیث اخبار میں پڑھا۔ وہ خاص طور پر ہمارے سوالات کے جواب میں تھا۔ جو تجویزیں اور جو خیالات آپ لوگوں کے پیش نظر ہیں اور جن کی بنا پر اس انجمن کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس لحاظ سے میں یہ کہنے سے باز نہ آؤں گا کہ درحقیقت ان مقاصد کے حصول کے لئے موجودہ طریقہ زیادہ وقعت نہیں رکھتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ موجودہ پالیسی مقاصد اصلیہ کے لئے ہی نہیں ہے قبل اس کے کہ میں اپنی ناچیز رائے پیش کروں۔ دو چار جملے مبحث اصلیہ کے علاوہ بیان کر دوں۔ ہم لوگ ہمیشہ سے عادی ہیں کہ جب کوئی شخص اپنی نیک صلاح اور تجویز پیش کرتا ہے تو اس تجویز تحریک کو لوگ بنظر شبہ دیکھتے ہیں اور اس کی نیک نیتی میں تامل کرتے ہیں۔ اس عادت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یقین دلاتا ہوں کہ حاشا وکلا میں آپ کی کارروائی میں روڑا نہیں اٹکانا چاہتا ہوں اور نہ آپ کے اس عمل کو غیر مفید سمجھتا ہوں۔ بلکہ مجھے مسرت ہے کہ ہمیں اپنا تنزل محسوس ہونے لگا۔ اور ترقی اسباب کی طرف لوگ متوجہ ہونے لگے۔ میں جو کچھ رائے دوں گا محض نیک نیتی اور دلی درد سے باقی رہا کہ اس کو ماننا یہ مجھے ضرور نہیں کیونکہ زیادہ قرینہ ہے میں غلطی پر ہوں

انجمن طلباء کے قائم کرنے کی غرض وغایت یہ ہیں

(۱) مدرسہ کی مالی امداد کرنا۔

(۲) مدرسہ کے انتظامی معاملہ میں نیک رائے دینا۔

(۳) مدرسہ کی تعلیمی حالت کو ترقی دینا۔

(۴) لوگوں میں اتفاق اتحاد قائم کرنا۔

(۵) مدرسہ کے متعلق غلط افواہوں کا دور کرنا۔

کیا آپ کو امید ہے کہ موجودہ طرز عمل سے انہیں کامیابی ہو سکتی ہے؟ کیا چند طلباء سے آٹھ آٹھ آنے چندہ لینے سے آپ اپنے مقاصد میں کامران ہو سکتے ہیں؟ کیا کن فیکون سے کام لینے کی قدرت رکھتے ہیں؟ غالباً جواب نفی میں ہوگا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ذرائع کو وسعت نہ دیں اور لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى کی بنا پر ہم ان تمام ذرائع و کوششوں سے کیوں نہ اپنے اغراض و مقاصد کو تقویت دیں۔ جن کا ہونا ممکن ہے۔ بجائے اس کے یہ کہنا کہ انجمن محض فضل الٰہی کی امیدوار ہے۔ یہ خیال بالکل خود و نیز قدرت کے خلاف ہے اس طرح کسی نے نہ ترقی کی ہے اور نہ کر سکتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں آپ صاحبان مدبران انجمن و خواہان مدرسہ مجھ ناچیز کی پیش کردہ تجاویز پر غور فرما کر جواب سے جلد مطلع فرماویں گے۔

یہ انجمن اپنے اغراض و مقاصد میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی اور نہ اپنی کارروائی اس وقت تک شروع کر سکتی ہے جب تک کہ اس کے لئے اصول نہ بنائے جائیں اور اصول کا بنانا اس وقت تک نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ تمام پرانے طلباء کو اس کی اطلاع نہ دی جائے۔ اور وہ اکٹھا ہو کر ایک ایک مسئلہ کو باتفاق نہ طے کر لیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کسی ایسے مقام میں جہاں اکثر طلباء بآسانی پہنچ سکتے ہوں۔ ایک جلسہ کریں اور آپس میں بات کی کوشش کریں کہ تمام سند یافتہ و غیر سند یافتہ طلباء شامل جلسہ ہوں جو عام پبلک میں رسوخ و عزت و وقعت رکھتے ہوں۔ یا اپنے اخلاق حمیدہ و اعلیٰ قابلیت کی بنا پر عام پبلک ان کی گرویدہ ہو۔ یا لیکچر و وعظ کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اس لئے میں اپنے ذاتی علم پر ذیل کے اصحاب کو پیش کرتا ہوں:—

(۱) مولوی احمد یحییٰ صاحب رئیس (۲) مولوی محمد بشیر صاحب (۳) مولوی محمد عباس صاحب رئیس (۴) مولوی محمد سعید صاحب (۵) مولوی محمد ابراہیم صاحب (۶) مولوی زین العابدین صاحب (۷) مولوی حکیم عبد الجلیل صاحب (۸) مولوی حکیم حسام الحق صاحب (۹) مولوی حکیم محمد حسن صاحب (۱۰) مولوی عبد الغفور صاحب۔

ان حضرات کو شرکت جلسہ پر مجبور کیا جائے ہمیں یقین ہے کہ یہ اصحاب نہایت ہی سرگرم ممبر ثابت ہوں گے۔

جب جلسہ منعقد ہو تو ذیل کی باتیں پیش کر کے طے کی جائیں (۱) انتخاب عہدہ داران (۲) فرائض و اختیارات عہدہ داران (۳) تعیین فیس ممبری (۴) دفعات مقاصد انجمن وغیرہ۔

ہم تمام طلباء کو نہایت ہی تندہی اور جانفشانی سے مدرسہ کو دامے درمے قدمے سخنے مدد دینی چاہئے تاکہ ہمارا مستقبل زمانہ گزشتہ کے اعتبار سے زیادہ روشن ہو اور جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب مرحوم کی یادگار تاقیامت قائم اور روشن رہے۔ یہ ناچیز مدرسہ کی خدمت کو تیار ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو مدرسہ کی ایک رسید بک اور جناب علامہ حافظ عبد العزیز صاحب رحیم آبادی کا ایک خط بھیج دیں انشاء اللہ چندہ کی آمدنی ماہ بماہ بھیجتا رہوں گا

اخیر میں آپ سے درخواست ہے کہ اگر جلسہ منعقد ہونا قرار پائے تو مجھے بھی اطلاع بخشیں تاکہ میں بھی شریک جلسہ ہونے کی کوشش کروں۔ پہلا خط میں کو جواب اب تک نہیں آیا باوجودیکہ اپنی جائے قیام کا پتہ مفصل تحریر کر دیا تھا۔

(سید عبد الباری برہمازی از ملتان چھاؤنی)

---

[1] حافظ صاحب آرہ میں نہیں ناظم مدرسہ احمدیہ آرہ کو چاہئے تھا کہ حافظ صاحب کا خط بحفاظت مکتوب الیہ کے پاس بھیجتے (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

س نمبر ۲۱۱ - یہاں آپس میں اہلحدیثوں کی جماعت کو اس مسئلہ پر اختلاف پڑا ہے کہ کیا شب معراج میں حضرت محمد مصطفےٰ نے اپنے چشمان مبارک سے اللہ تعالےٰ کو دیکھا یا نہیں۔ در تفسیر ترجمان القرآن نواب صاحب نے سورۃ النجم کی تفسیر میں لایا ہے۔ حضرت ابن عباس سے روایتیں صحیح ہو چکیں کہ اُنہوں نے اس مسئلہ میں اثبات رویت کلام کیا ہے تو اس کی اس بات کی طرف رجوع ہونا واجب ہے۔ امام نووی نے فرمایا حاصل یہ کہ اکثر علماء کے نزدیک راجح یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے رب عزوجل کو اپنے سر کی دو آنکھوں سے شب معراج میں بوجہ حدیث حضرت عبد اللہ بن عباس وغیرہ۔ دیکھا۔

دوسرے کہتے ہیں۔

مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی۔ تو کہا یا اُم المومنین آیا دیکھا محمدؐ نے اپنے رب عزوجل کو فرمایا سبحان اللہ البتہ اٹھ کھڑے ہوئے میرے رونگٹے اُس سے جو تو نے کہا۔ کہاں ہے تو تین باتوں سے جو کوئی تجھے ان کی حدیث کرے تو مقرر اُس نے جھوٹ کہا۔ جو کوئی تجھے یہ حدیث کرے کہ محمدؐ نے اپنے رب کو دیکھا تو مقرر اُس نے جھوٹ کہا۔ پھر یہ آیت پڑھی لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ لہذا میں آپ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ آپ اس سوال کو اخبار اہلحدیث میں چھپائے اور اس کا جواب مہربانی کرکے اخبار ہذا میں حل کریں۔ (الراقم محمد شاہ ولد غنی شاہ سادہ باف خریدار ۳۴۶۹ سری نگر کشمیر)

ج نمبر ۲۱۱ - صحیح مسلم میں روایت ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے خود آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ حضور نے خدا کو دیکھا ہے۔ آں حضرت نے جو جواب دیا وہ سب پر غالب ہے فرمایا نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ خدا نور ہے میں اُسے کیسے دیکھوں؟ اس روایت نے سب فیصلے کر دیئے۔ سلف خلف کا اختلاف سب اس کے ماتحت ہے (کشمیر کا تحٹ یہاں بجوئے نارند۔ اس لئے آئندہ کو انگریزی ٹکٹ بھیجا کریں)

س نمبر ۲۱۲ - ایک شخص ایک بزرگ زادہ کے ہم مجلس مسجد میں بیٹھا تھا۔ ایک اور شخص مرید بزرگ زادہ کا آیا۔ جب اُس نے پہلے شخص کو اُس صاحبزادہ کے پاس بیٹھے دیکھا تو کہا کہ اے بے پیر تم یہاں سے چلے جاؤ تم کو اس وقت میں کچھ نہیں سمجھتا ہوں۔ تم کیا یہ شخص آپ کی مجلس میں بیٹھا ہے اگر رسول کے پاس بیٹھا ہو تو میں اس کو بھی نہیں جانتا کہ کون ہے اُس بے ادب کے حق میں کیا فتوے ہے شریعت نبوی کا۔ (خاکسار احمد دین زرگر خریدار اخبار ۳۲۰۹)

ج نمبر ۲۱۲ - جس شخص کی نسبت اُس نے ایسا کہا اُس میں کوئی ایسا عیب ہے کہ جب تک اُس عیب کو نہ چھوڑے وہ ملنے کے قابل نہیں تو اس قائل پر گناہ نہیں۔ اور اگر وہ ایسے عیب سے خالی ہے بلکہ نیک بخت یا معمولی خدا خوف مسلمان ہے تو شخص مذکور گناہگار ہے اُس کو ایسی بدگمانی بلکہ بدگوئی سے توبہ کرنی چاہیئے۔

س نمبر ۲۱۳ - کفر و شرک میں کیا فرق ہے (حافظ سردار بخش چک ۲۴۲ ضلع لائل پور)

ج نمبر ۲۱۳ - کفر کے معنے انکار کے ہیں۔ ایک شخص جو خدا کی ہستی سے منکر ہے جیسے دہریہ کافر ہے مشرک نہیں۔ جو خدا کو مان کر رسول کو نہیں مانتا وہ رسول سے کافر ہے اسی طرح اور اعتقادات جن کا ماننا شرع شریف میں ضروری ہے نہ مانے تو کافر ہے۔ مشرک وہ ہے جو خدا کو مان کر اُس کی کوئی صفت دوسرے میں بھی سمجھے چاہے اسلام کا قائل ہو یا منکر صرف ایسا سمجھنے سے مشرک ہو جائیگا۔ اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ (بہت سے لوگ خدا کو مان کر بھی شرک کرتے ہیں) غرض یہ کہ بہت سے کافر مشرک بھی ہیں اور بعض کافر مشرک نہیں۔ اسی طرح بہت سے مشرک کافر بھی ہیں اور بعض مشرک کافر نہیں جیسے مسلمان قبر پرست وغیرہ۔

س نمبر ۲۱۴ - مومن و مسلم و مسلمان ایک ہی بات ہے یا کہ ان کے مراتب میں فرق ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۱۴ - مومن اور مسلم اور مسلمان نتیجہ کے لحاظ سے ایک ہی ہیں۔ ان کے مراتب مختلف ہیں۔ جتنا کوئی نیک عمل کرتا ہوگا وہ اعلےٰ ہوگا جتنا کم ہوگا وہ کم ہوگا هُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ اللَّهِ۔

س نمبر ۲۱۵ - زید کلمہ گو ہے اور تارک صلوٰۃ ہے۔ آیا زید صرف نماز ترک کرنے کی وجہ سے خالص کافر ہوگا۔ جیسا کہ اکثر احباب اس حدیث شریف سے تارک صلوٰۃ کو بیچارگی کا فرثابت کیا کرتے ہیں؟ یا نہیں۔ بینوا توجروا۔ (خاکسار ظفر دہلی)

ج نمبر ۲۱۵ - تارک صلوٰۃ کے حق میں ابتدا سے اختلاف چلا آیا ہے۔ بہت سے اکابر امت اس کو کافر۔ مرتد۔ واجب القتل وغیرہ کہتے ہیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ اور حافظ ابن قیم مرحوم اسی کے قائل علماء پنجاب میں ایک بزرگ مولوی عثمان مرحوم گزرے ہیں اُنہوں نے بھی ایک کتاب حکم النبی بکفر من لا یصلی لکھی ہے۔ خاکسار کی ناقص رائے میں تارک صلوٰۃ فاسق و فاجر ہے مگر کافر نہیں۔ کفر اور ایمان کا محل دل ہے لَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ جب تک دل میں انکار نہ آئے ایمان نہیں نکلتا اور کفر داخل نہیں ہوتا۔

نتیجہ یہ کہ بے نماز کے دل میں اگر خدا و رسول کی تصدیق ہے تو کافر نہیں فاسق ہے۔ حدیث میں جو کفر کا لفظ اس کے لئے آیا ہے اُس سے مراد چھوٹے درجے کا کفر ہے جو ایمان کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے جسکو دوسرے واضح لفظوں میں قریب کفر کہنا چاہئے و التفصیل مقام آخر۔

س نمبر ۲۱۶ - نماز میں سہو ہونے پر بھول کر سجدہ ادا نہ ہو تو کیسی صورت میں نماز ہوگی یا کالعدم سمجھی جاکر اعادہ کرنا ہوگا؟ (عبد الستار سانہ دھگیر ضلع ناندیر)

ج نمبر ۲۱۶ - جس وقت یاد آوے سجدہ کر دے۔ کافی ہوگا انشاء اللہ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔ (باقی آئندہ)

اطلاع سوالات کے ساتھ غریب فنڈ کا خیال رہنا چاہئے جو صدقہ جاریہ ہے (مفتی)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

اہلحدیث کانفرنس کی شکایت

ایک مطبوعہ تحریر میں میں نے دیکھا کہ علیگڈھ کے جلسے میں قبرپرستی کی تردید کرنے سے مقررین کو منع کیا گیا۔ میں اپنی واقفیت سے جو مجھکو انتظام جلسہ میں ہوتی ہے علی الاعلان کہتا ہوں یہ سراسر غلط اور بے بنیاد بہتان ہے ذمہ دار اصحاب نے نہ ایسا کیا نہ وہ کر سکتے ہیں یونہی کسی غیر ذمہ دار شخص نے معمولی طور پر اپنی رائے سے کسیکو کہدیا ہو تو اس کا کیا اعتبار

لے لو ابھی سے

اہلحدیث کانفرنس کا سنہ ۱۹۱۶ء کا جلسہ بنارس میں اور سنہ ۱۹۱۷ء کا جبلپور میں ہوگا انشاء اللہ۔ جبل پوری جلسہ کے منتظمین کو شرکت جلسہ کی اطلاعیں ابھی سے آنی شروع ہوگئی ہیں (قبولیت کے آثار فاعتبروا یا اولی الابصار)

سوال علمائے کرام سے

کسی صحابی نے اپنی غیر محرم عورت کو جس سے نکاح انکا درست ہو السلام علیکم کہا ہو تو وہ روایت اصلی الفاظ میں مطلوب ہے اہل علم حضرات جواب سے شاد فرمادیں (کمال الدین از مرزاپور)

غریب فنڈ

کی طرف احباب کو توجہ نہیں حالانکہ یہ صدقہ جاریہ ہے۔ اس فنڈ میں سے سابقہ ۲ روپے ہے۔

از نسیم الدین طالب علم مدنپورہ بنارس سائل عـــہ
از فضل الدین موضع مجوجھا بسرا ضلع گجرات سائل عـــہ ۔ کل عـــہ ۔ دونوں سائلین مذکورین کے نام اخبار جاری کیا گیا۔ قیمت حسب قاعدہ غربت عـــہ باقی بذمہ فنڈ ۲ روپے کل نمبر سائلین جلد ہذا ۳

ریویو

(دسشرت) یہ ہندی طبابت کی پرانی کتاب ہے جس میں پرانے زمانہ کی تشخیص اور طریق علاج مذکور ہے۔ ملک کی عام زبان اردو میں اس کا ترجمہ ہونے سے ہندوستان کے گزشتہ طبی ذخیرے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اس لئے پنڈت ٹھاکر دت جی شرما نے زنجبار کے ہندوستانیوں کو مرہون منت بنایا۔ ترجمہ عموماً اچھا ہے مگر کہیں کہیں پنجابیت ٹپکتی ہے جیسے مرض وغیرہ صیغہ مذکرات کو مونث لکھنا یا کہیں کہیں ہندی کے الفاظ کا دخل کرنا۔ امید ہے دوسرے طبع میں اردو صاف ہوجائیگی۔ بلحاظ ضخامت اور بلحاظ ٹائپ کی قیمت بہت کم۔ صرف ۸ روپیہ۔ امرت دھارا لاہور۔

محمدیہ کمپنی

کی جو گیارہ سو کی رقم ایک قرضدار کی طرف تھی۔ اُس میں سے بمشکل تین سو وصول ہوا۔ باقی کے لئے مجبوراً عدالتی کارروائی کی گئی ہے جس کی پہلی تاریخ ۲۵ جون تھی۔ ۲۵ کو معمولی پیشی ہوئی اور آئندہ کو ۲۴ جولائی مقرر ہوئی شرکاء کمپنی دعا کریں خدا حقداروں کو حق پہنچادے۔

تلاش عزیز

میرا عزیز بشیر الدین جس کی عمر تقریباً ۱۵ سال کی ہوگی کئی دنوں سے غائب ہے۔ کلکتہ جانے کو کہتا تھا مگر معلوم نہیں کہاں گیا۔ سانولا رنگ ہے۔ شکم میں داہنے جانب جلنے کا داغ ہے۔ ناظرین اخبار سے گزارش ہے کہ اگر میرے لڑکے کی اطلاع ہو تو بذریعہ خط مجھے خبر دی جاوے میں نہایت ممنون ہونگا اور مدام داعی الی الخیر رہونگا والسلام (راقم محرم سردار عفی عنہ از ڈاک خانہ نجرت اسٹیشن بر ہروا۔ پرگنہ سیتال ضلع دمکا ملک بنگال)

طبی سوال

میری لڑکی بعمر ۱۲ سال بعارضہ صداع نہایت لاچار ہے کیفیت بیماری یوں ہے کہ پہلے ۳ ماہ درد شروع رہا بعدہ اُم الصبیان ہوگیا پھر علاج اُم الصبیان سے افاقہ ہوا۔ اب بعرصہ یک ماہ بایں صورت نمودار ہے کہ پہلے درد شروع ہو کر پھر بے ہوش ہوجاتی ہے جیسے انسان نیند میں ہے۔ تخمیناً ۵ یا ۶ گھنٹہ بعد افاقہ ہوجاتا ہے پھر درد اعضا شروع رہتا ہے۔ ایک گھنٹہ بعد پھر وہ بھی ٹھیر جاتا ہے۔ پھر بدستور آرام میں رہتی ہے۔ ہر روز یہ حالت نمودار ہے۔ کوئی اعضا یعنی ہاتھ یا پیر یا منہ ٹیڑھا نہیں ہوتا اور نہ ہی منہ سے کف آتی ہے۔ کوئی صداع کہتا ہے کوئی آسیب کہتا ہے پوری کیفیت معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے بندہ نہایت مضطرب ہے۔ اب برائے خدا آپ اخبار گوہر بار میں درج فرماکر علماء راسخین و عاملین سے پوچھ دیویں کہ کوئی صاحب عمل مجرب للہ بتا دیں یا کوئی حکیم نسخہ مجرب قیمتاً تحریر فرماویں۔

(خاکسار محمد حسین از خوہر ضلع جہلم)

اطلاع

طبی سوال کے ساتھ ۴ غریب فنڈ کیلئے آنے چاہئیں۔

ضرورت معلم

مدرسہ حقانی نصیر آباد کے لئے ایک معلم کی ضرورت ہے جو بطور مدرس تعلیم کا کام انجام دے۔ قرآن مجید اور کتب اردو سمجھا کر پڑھا سکے معنی و مطلب عبارات کا بتلا سکے اور لکھائی وغیرہ کا کام بھی بچوں کو بتلا سکے۔ تنخواہ فی الحال مبلغ عـــہ اور خوراک ہوگی بشرطیکہ عمدگی لیاقت و حسن کارگزاری ہو۔ آئندہ ترقی ملحوظ ہوگی۔ درخواست بر پتہ ذیل آنی چاہئے (مولانا مولوی حاجی محمد عبد الحکیم صاحب مدرسہ حقانی نصیر آباد۔ راجپوتانہ۔ ضلع اجمیر)

ضرورت اُستاد

ایک معتمد اُستاد حافظ قرآن جو اردو بھی جانتے ہوں۔ مدرسہ محمدیہ قنوج کو ضرورت ہے مذہب کے اہل حدیث ہوں۔ غرضہ کم ہو تعداد طلباء چالیس ہے۔ ایک سال کا اقرار لیا جائیگا۔ تنخواہ صرف عـــہ روپے ملیگی۔ نماز بھی جماعت سے پڑھانا ہوگی۔ رہنے کو مسجد میں ایک کمرہ ملیگا (خاکسار عبد الرؤف مہتمم مدرسہ احمدیہ قنوج)

روئداد جلسہ پشاور

اہلحدیث کانفرنس کے جلسۂ پشاور کی روئداد شائع ہوگئی ہے۔ ممبروں اور چندہ دہندگان کو تو خود ہی پہنچے گی۔ اور بھی جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ اطلاع دیں۔ ٹکٹ لگا کر مفت بھیجی جائیگی۔ (سیکرٹری)

اہلحدیث کانفرنس کو واعظوں کی ضرورت

گجراتی بنگالی زبان کے واعظین ہوں جو قواعد مطبوعہ کانفرنس کے بموجب تبلیغ اسلام کریں۔ اردو میں وعظ کہنے والے بھی درکار ہیں تنخواہ وغیرہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے کیا جائے۔ (رشید عبد السلام نائب سکرٹری اہلحدیث کانفرنس دہلی بازار بلیماران)

آج کل دس روپے تنخواہ میں باہر سے کون آئیگا کم از کم بیس روپے تنخواہ مع کھانے کے ہونی چاہئے (اڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق جل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۱ جون سے ۲۷ جون تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

اس ہفتہ بھی بحیرہ شمالی میں جرمن آبدوزوں نے ۷ ماہی گیر کشتیاں اور ایک دو تجارتی جہازوں کو تارپیڈو پھینک کر غرق کر دیا۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے نارویجن ڈاک کے جہاز وینس کو رستے میں روک لیا اور اس میں جس قدر ذخائر اور سامان رسد تھا سمندر میں پھینکوا دیا۔ پھر خود غوطہ لگا کر غائب ہو گئی۔

ایک انگریزی جنگی جہاز بحیرہ شمالی میں ایک تارپیڈو سے ٹکرا گیا لیکن اُسے شدید نقصان نہیں پہنچا۔ (۴۷۶)

ایک انگریزی جنگی جہاز نے ایک آسٹروی سٹیمر کو گرفتار کیا ہے جو بحیرہ روم میں جرمن آبدوز کشتیوں کے لئے روغن نفت لیجا رہا تھا۔

ایک آسٹروی آبدوز کشتی نے ایک اطالوی آبدوز کشتی کو جو سب سے بڑی اور تیز رفتار تھی تارپیڈو لگا کر غرق کر دیا۔

اطالوی آبدوز کشتی کے غرق ہونے کی وجہ یہ بیان کیجاتی ہے کہ آسٹروی اور اطالوی آبدوز کشتیاں پاس پاس سمندر میں پھر رہی تھیں۔ اور ایک کو دوسری کی موجودگی کا گمان تک نہ تھا لیکن اطالوی کشتی یکایک سطح سمندر پر نکل آئی۔ آسٹروی آبدوز کے کمانڈر نے اُس کو اپنے افق نما سے دیکھکر تارپیڈو کا نشانہ بنا لیا۔

ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ سمندر کی راہ سے گیلی پولی کی ترکی فوجوں کو کمک پہنچنے میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے اتحادیوں کی پانچ آبدوز کشتیاں بحیرۂ مارمورا میں داخل ہو گئی ہیں۔

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن ہوائی جہازوں کے شیڈوں پر گولہ باری کر کے اُنہیں جلا دیا۔

اطالوی ہوائی جہازوں نے بھی آسٹروی فوجوں پر گولے پھینکے۔

مشہور انگریزی ہوا باز سب لفٹنٹ وارن فورڈ جسے چند روز پیشتر نہایت بہادرانہ کارناموں کے صلے میں وکٹوریہ کراس کا اعزازی تمغہ ملا تھا اور بیجرسٹن بروکو پرواز کرتے ہوئے گر کر ہلاک ہو گئے۔

مشرقی رزمگاہ کی سب سے بڑی خبر یہ ہے کہ قیصر جرمنی نے گلیشیہ کی جرمن فوجوں کی کمان خود اپنے ہاتھ میں لی۔

اور پھر اپنی بے شمار فوجوں سے روسیوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے لیمبرگ کی طرف پیش قدمی کی۔

لیمبرگ کے رستہ میں گروڈک کی جھیلوں کے محاذ میں روسی مورچوں پر جرمن فوجوں نے جو حملہ کیا اُس میں قیصر خود موجود تھا۔

گروڈک سے روسی فوجیں لپسپا ہو کر لیمبرگ کے مورچوں میں چلی گئیں۔

لیکن مکنزن کی فوجوں کے پیچھے شہر لیمبرگ کی گنجان آبادی تھی جسے لڑائی میں خواہ مخواہ نقصان پہنچتا۔ دوسرے آسٹریا کی دوسری فوج نے روسیوں کے پہلو پر دباؤ ڈالنا چاہا۔ اس لئے روسیوں نے خود ہی لیمبرگ کو خالی کر دیا۔

چنانچہ وائنا (دارالخلافہ آسٹریا) کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ آسٹریا کی دوسری فوج نے شہر لیمبرگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

اندازہ کیا جاتا ہے کہ روسیوں کے مقابلہ میں جرمنوں اور آسٹرویوں کی چالیس لاکھ فوج مصروف پیکار ہے۔

روسی اطلاعیں مظہر ہیں کہ دریائے نیسٹر موضع سنوویڈوف اور رو سکا اور کوہ جنیرمیانا میں روسی فوجوں نے جرمنوں اور آسٹرویوں کو شکستیں دی ہیں۔

جرمن لیباؤ کو بہت مستحکم کر رہے ہیں۔ سڑکوں پر بھاری توپیں لگائی گئی ہیں۔

جنوبی رزمگاہ یعنے اٹلی و آسٹریا کی سرحد پر جرمنی اپنے ۱۹ سال کی عمر کے رنگروٹ بھرتی کر کے بھیج رہا ہے۔

اٹلی کی فوجوں نے جن آسٹروی مقامات پر قبضہ کیا آسٹرویوں نے اُن کے دوبارہ قبضہ کرنے کیلئے سخت حملے کئے لیکن اُنہیں کامیابی نہوئی۔

اٹلی کی رپورٹ سے پایا جاتا ہے کہ ٹرینٹو کے علاقہ میں آسٹرویوں نے نہایت مستحکم زرہ پوش خندقیں تیار کر رکھی ہیں۔

مغربی رزمگاہ میں جرمن نہایت کثرت سے گولہ بارود کو ضائع کر رہے ہیں۔

جرمنوں نے پھر اپنی بڑی توپ سے ڈنکرک میں ۲۹ گولے پھینکے۔

جرمنوں نے اس ہفتہ بھی مغربی میدان جنگ میں زہریلی گیس کے گولے استعمال کئے۔

فلانڈرس کے علاقہ میں متحدہ افواج نے لاباسی ایرس - ارگون - الساس - شمپین اور لورین وغیرہ کے نواح میں مزید پیش قدمی کی۔

مسٹر میکنا (وزیر مال انگلستان) نے دیوان عام میں پندرہ ارب روپیہ کے جنگی قرضہ کا رزولیوشن پیش کیا جو بالاتفاق رائے پاس کیا گیا۔

اخبار ہیرلڈ (امریکہ) کو معلوم ہوا ہے کہ جرمن ایجنٹ امریکہ سے کثیر سامان جنگ خرید رہے ہیں اس سامان جنگ کو وہ پہلے جنوبی امریکہ میں بھیجتے ہیں۔ پھر وہاں سے ڈنمارک اور ہالینڈ کو روانہ کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ بلغاریہ - رومانیہ اور یونان کو ہندوستان سے کوئی ایسی چیز نہ بھیجی جائے جو فوجی مصرف کی ہو۔

مسٹر محمد علی ایڈیٹر ہمدرد اور اُن کے بھائی مسٹر شوکت علی کو مہرولی سے لینسڈون منتقل کر دیا گیا۔

گورنمنٹ نے زمانہ نظربندی میں مسٹر محمد علی کو اڑھائی سو اور مسٹر شوکت علی کو ایک سو روپیہ ماہوار خرچ دینا منظور کیا ہے۔

چیف کمشنر دہلی نے اخبار ہمدرد کیلئے محبوب عالم ای اے سی کو محتسب مقرر کیا ہے جبتک محتسب کسی مضمون کو پاس نہ کرے

AsliAhleSunnet.com

نوٹ کر لیجئے

۵۲/۵۱

دھلی - بمبئی - لاہور - میرٹھ وغیرہ کے مطبوعہ قرآن مجید - معرا اور مترجم - حمایل شریف معرا اور مترجم ہر قسم کے علاوہ - تفاسیر احادیث - فقہ - تواریخ - طب - قانون مناظرہ - حکایات - افسانے - ناول ناٹک - عملیات - دیوان - کلیات - سلسلہ تعلیم و دیگر علوم کی اردو - عربی فارسی کتب کے علاوہ پنجابی کے قریباً تمام قصہ جات ہماری معرفت آپکو دوسروں کی نسبت عمدہ اور باکفایت ملیں گے پس جس کتاب کی آپکو ضرورت ہو - ذیل کے پتہ سے طلب فرماویں

علاوہ ازیں اگر آپکو کسی ایسی چیز کی ضرورت ہو جو امرتسر سے ملسکتی ہو - تو خرید کر بھیجدی جاویگی

پتہ

منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب بازار مائی سیوان گھنٹہ گھر امرتسر

مومیائی

۵۲/۳۹

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے - ابتدائی سل - دق - دمہ - کھانسی - ریشہ خشک اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو - ان کے لئے اکسیر ہے - دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے - چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد - عورت - بوڑھے - بچے - جوان سب کے لئے یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے - ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی -

قیمت

فی چھٹانک ۱۲/ - آدھ پاؤ ۱/۸ - پاؤ پختہ ۳/ - مع محصولڈاک وغیرہ غیر ممالک سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب عبد اللہ صاحب کانپور سے تحریر فرماتے ہیں - کہ ایک مرتبہ مینے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی - تو مجکو فائدہ ہوا لہذا مہربانی کر کے ایک چھٹانک مومیائی روانہ کردیجئے (۷ ارپریل ۱۹۱۵ء)

جناب مولوی ابو المسعود محمود صاحب دہلی سے تحریر کرتے ہیں - کہ اس کے قبل چند اصحاب کے نام جناب کی مومیائی بنارس میں منگا چکا ہوں بہت سے امراض میں از حد مفید ہے - ایک چھٹانک مولوی محمد عبد اللہ صاحب دہلی کے نام وی پی کردیں (۱۷ ارمئی ۱۹۱۵ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

AsliAhleSunnet.com

اعلان

رمضان و شوال میں چوتھائی تخفیف

فہرست جدید کتب اردو فروختنی موجودہ کتب خانہ سعیدیہ شہر بنارس

نام کتاب مع خلاصہ مضامین	قیمت
مولفہ نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم	
معصیات و مہلکات۔ نجات دینے اور ہلاک کرنے والے فضائل	۴/
دوائر القلب الغاسی۔ غافلوں کو موت یاد دلانے والی	۴/
اقتراب الساعۃ۔ قیامت کے علامات و نشانیاں	۱۰/
ہادی القلب السلیم۔ جنت کے مفصل حالات	۸/
عاقبۃ المتقین۔ وہ اعمال جن سے جنت ملے	۱۰/
زیادۃ الایمان۔ ایمان کی شرح شاخیں	۶/
سبیل الرشاد۔ ضروری مسائل شرعیہ	۴/
محو الحوبہ۔ فوائد استغفار و فضائل توبہ	۳/
تحصیل الکمال۔ عرش کا سایہ کیونکر ملیگا	۱/
تبشیر۔ کونسی گناہیں کیونکر مٹتی ہیں	۱/
التفکیک۔ رد شرک مع اقسام شرک	۱/
تعلیم الزکوۃ۔ زکوۃ کا بیان۔ تعلیم الایمان	۱/
تعلیم الصیام۔ روزہ کا بیان۔ تعلیم الصلوۃ	۳/
تعلیم الحج۔ حج کا بیان	۳/
مصنفہ مولانا محمد سعید صاحب بنارسی	
فتاوی سعیدیہ حصہ اول	۲/
مجموعہ السکین۔ آمین بالجہر کی مدلل بحث	۶/
کشف الارتیاب۔ جواب مولوی رشید احمد مرحوم	۱/
ثبوت تحریری۔ متعہ اجادہ کی بحث میں دقیق علمی و نکتہ ریزی میں	۱۰/
مصنفہ مولانا محمد ابو القاسم صاحب	
الامر المبرم۔ صحیح بخاری کے ۵۰ اعتراضوں پر جرح کا دفعیہ	۱۲/
ماء حمیم۔ عمر کریم حنفی پٹنوی کے اشتہار کا جواب بابت صحیح بخاری	۱/
صراط مستقیم۔ عمر کریم کے اشتہار کا مفصل جواب	۳/
العرجون القدیم۔ اسی پٹنوی کے اشتہار کا مفصل جواب	۴/
حل مشکلات بخاری حصہ اول بجواب الجرح علی البخاری کا ملبدیہ	۸/
حصہ دوم	۸/
لولو و مرجان۔ یک سورت کی قرآن سے بات کرنے کا قصہ	۱/
لو لو ان الشرع۔ بنگالہ کی عورتوں کا قصہ	۱/
تحریر۔ ...	۱/
حکم الحاکم۔ ... رکھنے کا ثبوت	۱/
الزہر الباسم۔ حکم الحاکم کے جواب کا جواب کا ملبدیہ	۱/
تذکرۃ السعید۔ مولانا محمد سعید صاحب مرحوم کی سوانح عمری بطرز ناول	۲/
کشف الستر۔ علم غیب کی تحقیق ایک بنارسی بدعتی کا جواب لاجواب	۲/
جوابات ۱۲ سوالات۔ چند خرافات بدعیہ کا دفعیہ	۱/
الصول الشدید۔ ایک بدایونی بدعتی کا جواب۔ السعید کی تائید	۱/
سفرنامہ بیت اللہ۔ مولانا ابو القاسم کے سفر حج کی کیفیت مع ارکان	۴/
صخور المنجنیق۔ قبر پرستی و میلاد کی کامل تردید ... کا جواب	۲/
...	۳/
... بدعت کی گت	۱/
... مکمل سوانح عمری	۱/
التشدید ... الصول الشدید مذکور کے جواب کا جواب	۱/

تالیفات دیگران

تعلیم القرآن۔ قاعدہ الف۔ بے	۱/
ابجاد محمدی قاعدہ الف۔ با	۲/
کتاب الرد۔ امام ابو حنیفہ صاحب کے جواب میں۔ امام ابوبکر بن ابی شیبہ کی تالیف مترجم کاملبدیہ	۴/
نور الابصار۔ بنگاوں میں جمعہ کا ثبوت	۲/
تجویز متفقہ مسئلہ علی بخش بابت ممانعت تعزیہ	۱/
تجویز متفقہ جھینی ٹولہ بابت آمین بالجہر	۱/
قرۃ العیون۔ حالات رسول اللہ صلعم	۸/
تنقیح المعیار۔ بزرگان دین پر افتراؤں کا معقول جواب کاملبدیہ	۳/

السعید یہ پرچہ ماہواری پرچہ مسیحیوں کے رسائل کے جواب میں بڑی آب و تاب سے شایع ہوتا ہے قیمت سالانہ عہ مع محصول ۱۲/

ملنے کا پتہ

مینجر سعید المطابع محلہ دارانگر بنارس

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے۔ ختم بعض بیماریوں کے نسخے اور دکھتوں سے عذاب اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً عورتوں کے لئے نہایت کار آمد ہے ۱۰/

ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ (دفتر اہلحدیث) امرتسر

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں لالہ کرسن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک نے امرتسر سے شایع کیا

AsliAhleSunnet.com